رات ابھی باقی ہے

پرشوتم پتین

ناشر
وکلپ پرکاشن
۸۰ - پرتاپ نگر، کوٹہ - ۳۲۴۰۰۹
فون - ۰۷۴۴-۵۰۱۰۴۴

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"یہ کتاب راجستھان اُردو اکادمی کے مالی تعاون سے شائع ہوئی"

© : "جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ"

نامِ کتاب : "رات ابھی باقی ہے"

مصنف : پرشوتم یقین

سنِ اشاعت : سنہ ۲۰۰۰ء

خوشنویس : خود مصنف

سرورق : کرشنا کماری گہلن / روی کمار سورن کار

ناشر : "وکلپ" پرکاشن
۸۰ - پرتاپ نگر، کوٹہ - ۳۲۴۰۰۹

مطبع : - کمپیوٹر اسکیننگ - میگھ راج سنگھ بھاٹی
ا-کھ - ۲۱، دادا باڑی کوٹہ - ۳۲۴۰۰۹
- طباعت - جی - این - آف سیٹ پرنٹرز، چھاؤنی کوٹہ - ۷، فون - ۳۶۳۴۱۶

قیمت : پچھتر روپے

ملنے کا پتا : پرشوتم یقین - ۴ - ا - ے - ۳۷، مہاویر نگر ایکسٹینشن، کوٹہ - ۳۲۴۰۰۹

"RAAT ABHI BAQI HAI" -Purushottam 'Yaqeen'
VIKALP PRAKASHAN, 80, Pratap Nagar, KOTA-324 009
Price - Rs. 75/-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فہرست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہماری بات

"وکلپ جن سانسکرتک منچ" کوٹہ شہر کے ادیبوں کی اپنی تنظیم ہے جس کے ذریعے ہندی، اُردو اور ہاڑوتی کے ادباء و شعراء زبانوں کی تفریق مٹاتے ہوئے عام آدمی تک اپنی بات پہنچانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ یہ تخلیقی عمل زیادہ سے زیادہ لوگوں تک دستیاب ہو اس کے لیے "وکلپ پرکاشن سمیتی" کی تشکیل کر کے شکور انور کا شعری مجموعہ "ہم سمندر سمندر رگیے" شائع کیا جسے آپ نے پسند کیا۔ اشاعت کے اس سلسلے میں گووند گوڑ کی تین کتابیں "پرہار" "پرنانتر" اور "میں تمھیں خاک کر دونگا"، آر پی شرما مہرش کی "ہندی غزل سنرچنا۔ ایک پریچیہ" اور چاند شوری کے شعری مجموعے "زرد پتّے ہرے ہو گیے" کے اشاعتی مرحلے طے کرتے ہوئے پرشوتم یقین کے شعری مجموعے "رات ابھی باقی ہے" کو لیکر آپ کے روبرو حاضر ہو رہے ہیں۔

پرشوتم یقین کوٹہ شہر کے ہر دل عزیز شاعر ہیں۔ جن کی شاعری نے ہندستان بھر میں اپنی الگ پہچان قایم کی ہے۔ یہ اپنے ارد گرد جو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں اُسے شاعری کا جامہ پہنا کر ہمیں لوٹا دیتے ہیں۔ عام آدمی سے وابستگی ہی ان کی شاعری کا وصفِ خاص ہے۔ ایسے شاعر کے مجموعے کی اشاعت ہماری ذمّہ داری ہی نہیں، اخلاقی فرض بھی ہے۔

عربی رسم الخط میں ہماری یہ پہلی پیش کش آپ کے ہاتھوں میں ہے ہم اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہو سکے، یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

۔ پریم پرکاش مشرا روشن کانپوری

سیکریٹری

وکلپ پرکاشن، کوٹہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیش لفظ

پرشوتم یقین ہندی سے اردو کی طرف آئے ہیں - ہندی اور اردو ایک ہی ماں کی دو بیٹیاں ہیں اس لیے کچھ جداگانہ خصلتیں رکھتے ہوئے بھی دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں - اشتراک کے یہ پہلو پرشوتم یقین کی شاعری میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں - ان کا طرزِ احساس بھی اس اشتراک کی گواہی دیتا ہے اور طرزِ اظہار بھی - میں سمجھتا ہوں یہ لے جتنی آگے بڑھے گی، اتنے ہی ان دونوں زبانوں کے پرانے رشتے بحال ہوں گے جو دونوں کے حق میں ایک نیک شگون ہے -

پرشوتم یقین نجی معاملات سے زیادہ اجتماعی تجربات کو موضوعِ سخن بناتے ہیں - موجودہ دور کی سیاسی عیاریاں اور سماجی ناہمواریاں ان کا خصوصی ہدف ہیں - ان کی نظر کبھی کبھی ماضی کی عظمتوں کی طرف بھی جاتی ہے جن کے حوالے سے وہ حال کے خلا کو پُر کرنا چاہتے ہیں لیکن موجودہ صورتِ حال جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، خاصی مایوس کن ہے اور اسی مایوسی کے نتیجے میں ان کا لہجہ کہیں کہیں تلخ ہو گیا ہے - اچھی بات یہ ہے کہ یہ تلخی ان کے مزاج کا حصہ نہیں بن پاتی وہ جلد ہی اسے جھٹک دیتے ہیں اور انسانی سرشت کی بنیادی نیکی پر جو ایک عطیۂ خداوندی کی طرح ہے، ان کا یقین بحال ہونے لگتا ہے جس کی بدولت ایک خوبصورت مستقبل کے خواب ان کی آنکھوں میں پھر چمک اٹھتے ہیں -

"رات ابھی باقی ہے" ایک ایسے شاعر کے مشاہدات اور محسوسات کا مرقع ہے جسے اپنے غم سے کہیں زیادہ اپنے ہم جنسوں کا دکھ درد بے چین کیے ہوئے ہے اور جس کی زبان سے ادا ہونے والے لفظ اسی بے چینی کا اظہار ہیں -

دہلی،
۷/مئی ۲۰۰۰ء

(مخمور سعیدی)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"پر مجھے گفتگو عوام سے ہے"

غزل کہنے، سننے اور سمجھنے کے لیے شعری روایت کا حسی ادراک ضروری ہے۔ شاعری اسی لیے مسلسل مسافت ہے کہ اس میں حتمی طور پر کچھ بھی ممکن نہیں۔ غزل کی تعریف بھی اسی لیے ہر عہد کے تخلیقی تقاضوں کے تحت بدلتی رہی ہے۔ ہمارے ناقدین نے اس کا اظہار کیا ہو کہ نہیں یہ دوسری بات ہے۔ ......

"رات ابھی باقی ہے" کے شاعر یقین نے یوں تو کئی شعری اصناف میں طبع آزمائی کی ہے لیکن سب سے زیادہ تخلیقی تازگی ان کی غزل ہی میں ملتی ہے۔ غزل میں انھوں نے معاصر محاورے سے انحراف کی حد تک اجتناب کیا ہے۔ ممکن ہے یہ ان کے ہندی کوی دوستوں کی صحبت کا اثر ہو۔ ان کی شعری زبان میں سنسکرت کے تت سم شبدوں کا بے تکلف استعمال فارسی سے ان کی عدم واقفیت بھی ہو سکتی ہے اور اُردو ہندی کے مابین پھیلے مصنوعی فاصلے کو کم کرنے کی سعی مسعود بھی۔

یقین کی شاعری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے شاعر ہیں۔ اپنے جذبات و احساسات کا اظہار وہ سماجی زبان میں کرتے ہیں۔ لگتا ہے وہ میرؔ کی طرح بھی "پر مجھے گفتگو عوام سے ہے" میں اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ "خواص" کیا کہتے ہیں۔ زبان کی سطح پر انھوں نے جو تجربے کیے ہیں ان کا سلسلہ ظفر اقبال اور عادل منصوری سے ملایا جا سکتا ہے جیسے "تو بیڑی جلا" ردیف والی غزل۔ زبان میں یہ تجربہ کرنے کی طاقت تب ملتی ہے جب شاعر "ملنگ مزاج" ہو۔ "ملنگ مزاجی" ہی مصنوعی پابندیوں کو خاطر میں نہیں لاتی۔ یقین نے دوہے کے وزن میں بھی غزلیں کہی ہیں اور خوب کہی ہیں۔

یقین بہت عمدہ فوٹو گرافر بھی ہیں۔ فوٹو گرافر کے پاس اشیا کو دیکھنے کا ایک مختلف زاویہ ہوتا ہے۔ جس میں "دیدہ" کا دخل "مشاہدہ" سے زیادہ ہوتا ہے۔ فکر سے زیادہ جذبے کی کارفرمائی ان کی شاعری میں شاید اسی سبب سے ہو۔ وہ انسانی خیر سگالی کے خواہاں ہیں۔ ان کا سیاسی اور سماجی شعور انسان کو خوش حال دیکھنا چاہتا ہے۔ یقین نہایت منکسر المزاج اور ملنسار شخص ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اعلیٰ اقدار کو جانتے ہی نہیں مانتے بھی ہیں۔

"رات ابھی باقی ہے" کے شاعر یقین کا شعری خلوص ہر اعتبار سے مبارک باد کا مستحق ہے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وہ اس دور میں بھی اُردو میں شعر کہنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ اہل اُردو کو ایسے جیالوں کا استقبال کرنا چاہیے۔

شین کاف نظام

کلالز اسٹریٹ، جودھ پور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تاثرات

پرشوتم یقینؔ شعراء کی جدید تر نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ نسل جدید معاشرے میں پیدا ہوئی اور اسی میں اس کی پرورش اور تربیت ہوئی۔ جدید معاشرہ جدید سائنسی ترقیات اور سہولیات سے عبارت ہے۔ جدید سائنسی ایجادات نے ہماری تہذیب و ثقافت کے آداب اور روایات کو یکسر بدل دیا ہے چنانچہ آج کی نسل کافوری شمع چلمن ڈولی پالکی پاندان اور محمل کے کلچر سے نابلد ہے۔ کلچر کی تبدیلی شاعری پر بھی اثر انداز ہوگئی ہے۔ پرشوتم یقینؔ چونکہ جدید نسل کے شاعر ہیں لہٰذا ان کے شعری اسلوب کی زبان اور لفظیات روایتی شاعری کی زبان سے مختلف اور منفرد ہے۔

انسانی زندگی کے لئے جدید معاشرے نے سہولتوں اور آسائشوں کے ساتھ ساتھ پیچیدہ مسائل بھی پیدا کئے ہیں پرشوتم یقینؔ کی شاعری انھیں پیچیدہ مسائل کی ترجمان ہے۔ سماجی شعور اور عصری آگہی پرشوتم یقینؔ کی شاعری میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ یقینؔ بنیادی طور پر انقلابی شاعر ہیں اگرچہ احتجاج کی لے ان کے یہاں زیادہ تیز نہیں ہے تاہم ظلم اور تشدد پر مبنی نظام کے خلاف انھوں نے آواز ضرور بلند کی ہے اور اصولوں اور آدرشوں کے کھوکھلے پن کا مذاق بھی اڑایا ہے۔ "صاب جی" جیسی ردیف والی غزلیں یقینؔ کے شعری تشخص کا اشاریہ بن گئی ہیں۔

"کوئی ہمیں نہ شہر میں جانے ہے صاب جی
پھر کون ہم کو کام پہ رکھے ہے صاب جی"

راجستھان میں اردو پریس کی سہولتیں میسّر نہ ہونے کے باعث راجستھان کے بیشتر شعراء نے اپنے شعری مجموعے ناگری رسم الخط میں چھپوائے ہیں۔ لیکن یہ خوشی کا مقام ہے کہ پرشوتم یقینؔ نے طباعت کی دشواریوں کے باوجود اپنا شعری مجموعہ عربی رسم الخط میں شائع کیا ہے۔ یہ ایک مستحسن اقدام ہے۔ امید ہے پرشوتم یقینؔ کے اس مجموعۂ کلام "رات ابھی باقی ہے" کی ادبی حلقوں میں پذیرائی ہوگی۔

— احتشام اختر
صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج
کوٹہ (راجستھان)

اپنے اشعار میں انسانی زندگی کی صحیح تصویر کھینچنا کوئی آسان کام نہیں ہے مگر پیشے سے فوٹو گرافر پرشوتم یقینؔ نے اسے بڑی خوبی سے انجام دیا ہے۔ ان کے شعری مجموعے "رات ابھی باقی ہے" کی کم و بیش تمام غزلیں زندگی کے کافی قریب سے گزرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ ان کے تخیلات کا قافلہ عام آدمی اور اس کے موجودہ حالات کی سمت ہی رواں دواں رہتا ہے۔

"گرنا اپنی ذات سے منسوب ہے : پھر سے منصوبہ کوئی لیکر چلو"
"ہے مرض لاعلاج کہہ دیتے : اتنی مہنگی دوائیں کیوں لکھ دیں"

ایسے اور اس قبیل کے بہت سارے اشعار "رات ابھی باقی ہے" کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ مجموعے کی کتابت پرشوتم یقینؔ نے خود ہی خطِ نستعلیق میں کر کے اسے نہایت خوبصورت اور جاذبِ نظر بنا دیا ہے۔ ان کا یہ بہ خطِ شاعر مجموعہ بامقصد شاعری کا بہترین نمونہ ہے جو یقینی طور پر قارئین کو محظوظ کرے گا اور اردو کے حلقوں میں اس کی پذیرائی ہوگی۔

— شکور انور
سیٹھانی چوک، شری پورا کوٹہ-۶
۲۴/اپریل ۲۰۰۰ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انتساب

زندگی کی
الجھنوں کے نام
جن سے
مسلسل حوصلہ ملتا رہا۔

- پرشوتم یقین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زندہ ہوں میں تو کیسے کوئی متام ہوگا
مرنے کے بعد جگ میں اپنا بھی نام ہوگا

ساقی ترے شرابی صف باندھ کر کھڑے ہیں
پھر کیوں مکر رہے ہیں نفرت کا جام ہوگا

اُن کا قریب آنا یونہی نہیں ہے یارو!
مطلب کے دوستوں کو پھر ہم سے کام ہوگا

دِل میں اُتار لیں میں ٹھہرو یہ پیاری صورت
کیا جانے تم سے صاحب پھر کب سلام ہوگا

کر دیں گے خاک مجھ کو سب میرے اپنے مل کر
اُن میں مرے ستمگر تیرا بھی نام ہوگا

ماٹی کی گند میں کچھ یادیں رہیں گی باقی
یا پھر یہاں سخنور تیرا کلام ہوگا

اِس درد کا ابھی سے کر کچھ علاج ورنہ
گاہے بگاہے جو ہے پھر صبح و شام ہوگا

خاموشیوں میں باقی میری صدائیں ہونگی
رہ رہ کے گونجتا بس دل کا پیام ہوگا

سوچو یقیں سوچو! اس حال کا مداوا
چھپ چھپ کے وار ہیں اب پھر قتلِ عام ہوگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

بے تکلّف جو مجھ سے تُو نہ ہوا
مجھ سے امکانِ گفتگو نہ ہوا

وہ اشاروں میں کچھ نہیں سمجھے
ہم سے اظہارِ آرزو نہ ہوا

آئینے پر ہے گردِ ایّام
اِس لئے عکس ہو بہو نہ ہوا

اچھا ہوتا جو غم چھلک اُٹھتے
ہائے! لبریز ہی سبو نہ ہوا

پھول جس نے خریدے بیچے ہیں
اُس کو احساسِ رنگ و بو نہ ہوا

منجمد ہو گیا چٹانوں سا
فکر کیوں مثلِ آبِ جو نہ ہوا

کچھ وہ کہتا کہ کچھ مری سنتا
کیوں کبھی میرے روبرو نہ ہوا

کب ان آنکھوں سے خوں نہیں برسا
کب مرا دل لہو لہو نہ ہوا

وہ تغافل نظر یقیں مرا
دلنشیں ہو گیا، عدو نہ ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

○

راہِ منزل کا نہ مقصد کا پتا
کیا ملے فکر کی سرحد کا پتا

ڈھونڈتے کیوں ہیں زمانے والے
شکلِ صیاد میں سیّد کا پتا

وہ ستمگر ہی بتا سکتا ہے
میری دیوانگی کی حد کا پتا

تیرے جانے کی خبر سے پہلے
مجھ کو لگتا نہیں آمد کا پتا

اس کو دیکھوں تو سبھی کون ہے وہ
پوچھتا ہے کوئی سرمد کا پتا

کیسے تاریخ لکھے کوئی یہاں
آج کتنوں کو ہے ابجد کا پتا

یہ ستارے ترے جلووں کا نزول
یہ بہاریں تری آمد کا پتا

کون پوچھیگا پسِ مرگ تجھے
کس کو ہے میرے مرقد کا پتا

اب تو زنجیریں بتائیں گی یقیں
میرے جذباتِ مقیّد کا پتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۵

تاروں سے ذکرِ ماہ کیا، اور کیا کیا
کل شب کو پھر سیاہ کیا اور کیا کیا

کر کے پھر اک تمنّا نے تکمیل کی امید
ایک اور دن تباہ کیا، اور کیا کیا

تم نے بھی سب کی طرح عبادت کا بس رواج
آکر یہاں تباہ کیا، اور کیا کیا

ظلماتِ شب کا 'بود مِ بے دال' کی طرح
خود کو غلط گواہ کیا، اور کیا کیا

جس کی سزا ملی یہاں 'سقراط' کو یقین
تو نے وہی گناہ کیا، اور کیا کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

حالانکہ اب داغیں گے وہ راکیٹ، تو بیڑی جلا
کیا سمجھئے! اُن کا ہے یہ آکھیٹ، تو بیڑی جلا

تمباکو، شکر، چائے، آٹا، دال، گھی، گڑ، نون، تیل
بڑھنی ہے تو بڑھ جائے سبکی ریٹ تو بیڑی جلا

بے روزگاری، بھوک اور مہنگائی کتنی بڑھ گئی
آکاش پر پہنچی تو پہنچیں ٹھیٹ، تو بیڑی جلا

مت سوچ پرتی کھیت کیوں ہے؟ کیوں ٹھٹھر کر ٹھنڈ میں
بچّے ترے سوئے ہیں باندھے پیٹ، تو بیڑی جلا

ارمان کی سگڑی میں تیری حسرتوں کی آنچ پر
سلگاتے ہیں آقا ترے سگریٹ تو بیڑی جلا

تجھ کو سبق سنتوش کا، اُن کو مبارک ہے ہوس
کچھ بھی کریں وہ، وہ ہیں دھنا سیٹھ تو بیڑی جلا

گھوشت ہوا تو تھا کہ خوشحالی کی گاڑی آئے گی
آئے گی لیکن جانے کتنی لیٹ، تو بیڑی جلا

پھر پھونک دے گھر بار تیرا ساپردایکتا کی آگ
ہو جائے، چاہے دیش مٹیا میٹ، تو بیڑی جلا

پھر جائینگے اک دن ترے دن بھی خدا پر رکھ یقیں
یہ دم دلاسے کھا کے آدھا پیٹ تو بیڑی جلا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

وعدے پہ تیرے ہم کو کہاں اعتبار تھا
دیوانہ یہ تو دل ہے جسے انتظار تھا

کب کا اُسے تو وقت کی آندھی گرا گئی
آنگن میں میرے ایک شجر سایہ دار تھا

اب تو بس اس کی یاد کی ہر سمت دھوپ ہے
ہم سایہ تھا کبھی جو مرا غم گسار تھا

گملے میں جو سجے ہیں وہ کاغذ کے پھول ہیں
اُس بے وفا سے تو ہمیں سچ مچ کا پیار تھا

تیرے خیال نے اسے بے ربط کر دیا
ورنہ ہمارا دل تو بڑا ہوش وار تھا

ہر سمت دھول اُڑتی ہے اب اس جگہ یقیں
راحت فزا کبھی یہاں ایک آبشار تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اے، ردوانے یہ کیا ناگہاں کر دیا
ایک اک واقعہ سچ بیاں کر دیا

اب سہو بھی یہ رسوائیاں، یہ ستم
تم نے کیوں اپنا ہر غم عیاں کر دیا

کیا ہے مرضی زمانے کی اب کیا کہیں
غم زدہ ہر گلی، ہر مکاں کر دیا

ہم شریکِ غم بیز باں ہو سکیں
اس لئے ہم کو بھی بیز باں کر دیا

کیا یہ دنیا نگاہوں میں بیرنگ تھی
تر بتر خون سے کیوں جہاں کر دیا

کیا معانی حقیقت شناسی کے جب
ختم تاریخ کا ہر نشاں کر دیا

آج خوابوں نے پھر دشمنی کی یقین
گند زخموں کو زخم رواں کر دیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۱

عشق میں دیوانہ ہو کر کیا ملا
خود سے یوں بیگانہ ہو کر کیا ملا

لوگ تو بیتے گئے، بیتے گئے
مینا و پیمانہ ہو کر کیا ملا

فکر و غم، رنج و الم بخشش ہوئے
ناداں تجھ کو دانا ہو کر کیا ملا

غم کدہ پھر جیوں کا نیوں آباد ہے
رخصتِ کاشانہ ہو کر کیا ملا

یاد ہیں سب دوست بھی، اغیار بھی
جانبِ میخانہ ہو کر کیا ملا

مختصر سی وصل کی شب میں تمہیں
برہم بے معنی ہو کر کیا ملا

غمکدے پر کیوں گراہیں بجلیاں
قاتلِ فرزانہ ہو کر کیا ملا

مغرب سے تا شرق ہیں تاریکیاں
صاحبِ کاشانہ ہو کر کیا ملا

غالبِ خستہ سے بھی پوچھا اے یقین
شاعرِ رندانہ ہو کر کیا ملا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

نئی سحر کے واسطے، بُنے رات بھر خواب
نیند ابھی ٹوٹی نہیں، ٹوٹ گیا ہر خواب

سچائی کے ہاٹ میں، لگا نہیں کچھ دام
چڑھا دے، نیلام بھی ہم نے اکثر خواب

گاجر مولی کی طرح، قتل ہوئے ارمان
جب بھی ہم نے دوستو! کیے اُجاگر خواب

بھوک، غریبی، بے بسی، مہنگائی، آتنک
یہی حقیقت آج کی، باقی منظر خواب

چڑھا دے، بلی سیکڑوں، بھگت سنگھ، آزاد
ملے مگر دردان میں، بہ مٹھی بھر خواب

بنی بھگت سب بلیاں، ہوئے نرامش باز
کتنا خوش تھا دیکھ کے، ایک کبوتر خواب

آنکھوں دیکھی بات ہے، میرا کرو یقین
ٹی - وی - پر بانٹے گئے، سُندر سُندر خواب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

سرخ لب کی، مرمریں رخسار کے، تل کی کتاب
کس قدر دلکش بنی ہے حسنِ کامل کی کتاب

ڈھائی آکھر جو پڑھے کبرا یہاں بھو کیوں مرے
غیر موزوں ہو گئی ہے آج کل دل کی کتاب

نقشِ ماضی ڈھونڈتے ہیں راہ مستقبل میں لوگ
اور رہبر گم کئے بیٹھا ہے منزل کی کتاب

دل مسافر اپنی کشتی لیکے جائے کس طرف
صفحہ صفحہ ہو گئی ہو جب کہ ساحل کی کتاب

نام میرا سبسے اوپر پہلے پنے پر ہی تھا
میں نے پڑھلی ہے مرے سفاک قاتل کی کتاب

عدل کی بنیاد ہیں جھوٹے گواہان و ثبوت
کیوں سزا دیگی گنہ گاروں کو عادل کی کتاب

دنیا داری کا سلیقہ دنیا جانے دوستو!
ہم تو بس لکھتے رہے لکھتے رہے دل کی کتاب

فرض داری ہی حساب آخری میں پائیں گے
آپ دیکھیں گے جو میرے خرچ و حاصل کی کتاب

میری غزلوں میں یقین اس یگ کا سچ محفوظ ہے
کوئی لکھتا ہے لکھے باشوق باطل کی کتاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

گرچہ کرتے ہیں سب مناہی، پر
لوگ آمادہ ہیں تباہی پر

تاجور ہیں گناہ گار یہاں
قید ملتی ہے بے گناہی پر

دوست! یوں ہی نظر چُرائے جا
پیار آتا ہے کم نگاہی پر

ناز کیجے نہ دوستو! اتنا
ایک دو دن کی بادشاہی پر

کوئی معصوم جاں سے جائے گا
سوچ ناداں غلط گواہی پر

خود پہ تنقید کیجے آپ یقین
جائیے یوں نہ واہ واہی پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہم سمجھتے تھے جسے تاب و تواں کا پیکر
وقت پر نکلا وہی آہ و فغاں کا پیکر

مطلب و موقع پرست کے ہیں کردار سبھی
کس بلندی پہ ہے دیکھو تو جہاں کا پیکر

ہر طرف اب تو نظر میں ہیں لہو کے دھبّے
کتنا بد رنگ ہوا امن و اماں کا پیکر

اب زمانے کی گھٹن صاف بیاں کرتی ہے
کل زمیں پر بھی گراں ہوگا زماں کا پیکر

ہر طرف جھوٹ نظر آتا ہے اب اس یُگ میں
کیسا آئینہ یقین اور کہاں کا پیکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

دل کے زیرِ اثر
ذہن ہے بے خبر

تم بُلاؤ اگر
آئینگے دوڑ کر

بزم کی نذر ہیں
شعر کچھ مختصر

دُھن تھی منزل کی ہم
ہو گئے در بدر

فاصلوں سے پرے
پیار کا ہے نگر

ایک مقصد پہ رکھ
اک نظر راہ پر

یہ تو حالات ہیں
ہونگے زیر و زبر

اپنا اپنا یقیں
اپنی اپنی نظر

طے کرینگے یقیں
راستے پُر خطر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کوئی تہمت ہی میرے سر دیکر
حرفِ با معنی کر زبر دے کر

موم سا ہوش ہو گیا کافور
لمس اُس کا رہا اثر دے کر

وہ اُدھر گھر ہوئے خیالوں میں
بےخیالی ہمیں اِدھر دے کر

لوگ اب ہو گئے ہیں ڈرو ناچارے
بس انگوٹھا لیا ہنر دے کر

چوٹ در چوٹ زندگی میں ملی
پھنس گئے اوکھلی میں سر دیکر

ہو گئے ہم تو جیسے پتھر کے
وہ چلا ہی گیا خبر دیکر

وہ ستارے بھی توڑ لائے گا
دیکھئے اُس کو بال و پر دیکر

ہم اُلجھتے گئے، اُلجھتے گئے
آپ کی پیش کش میں سر دیکر

اس کی بنیاد کھوکھلی ہے یقین
ہم سے گھر لے لیا یہ ڈر دیکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ھزار ٹھوکریں قصداً بچھا گیا وہ شخص
سنبھل کے چلنا تو مجھ کو سکھا گیا وہ شخص

ہر ایک بات میں نکتے نکالتا تھا ھزار
تمیز اچھے بُرے کی سکھا گیا وہ شخص

قصور اس کے مگر مجھ پہ آئے الزامات
بڑی صفائی سے خود تو بچا گیا وہ شخص

چھپا ہے اک نیا مجموعۂ غزل میرا
بس اتنا سنتے ہی کیوں تلملا گیا وہ شخص

کہا جو میں نے کہ میں ہوں بہت قریب اسکے
نہ جانے کیوں تبھی اُٹھ کر چلا گیا وہ شخص

بس اک کرن سی ہے روشن پسِ غبارِ حباب
بس اک امید جو دل میں جگا گیا وہ شخص

مرے یقین کو آئینۂ جہاں دے کر
مجھی سے مجھ میں ہی اک ڈر بٹھا گیا وہ شخص

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

○

فکرِ روٹی میں زمانہ مصروف
مرد و اطفال و زنانہ مصروف

ساری دنیا سے الگ خود میں گم
جس کو دیکھو ہے یگانہ مصروف

قافیے سہل مگر ہائے ردیف
کتنا مشکل ہے نبھانا مصروف

بن کے ناداں بڑے آرام میں ہے
ورنہ رہتا تھا وہ دانا مصروف

جستجو میں ہے ہرن کستوری
آرزو تیری دِوانہ مصروف

قطرہ شبنم کا یہ روئے خورشید
چشمِ نم اور زمانہ مصروف

جز مرے کون ہے وہ جس کے سبب
آج ہیں صاحبِ خانہ مصروف

تیری میری میں کہیں تم بھی یقیں
اب یہاں ہو نہیں جانا مصروف

دربدر کوئی مسافر ہے یقیں
اور ہر ٹھور ٹھکانا مصروف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

میں نے لکھ دی غزل
پڑھ کے تیری غزل

'نغمیں' سے ہیں شروع
'ختم' 'غریبی' 'غزل'

سب کہیں مرحبا
کہ دے ایسی غزل

میرؔ و غالبؔ بھی تھے
ہے مری بھی غزل

نکلے اُستاد وہ
پڑھ دی میری غزل

لب حسیں، دل حسیں
تو ہے پیاری غزل

زلف تھی مضطرب
اور نظر تھی غزل

دل کو چھو جائے جو
وہ ہے سچّی غزل

داد تو پائے گی
بے زباں کی غزل

گر نہ ہوتا یقیں
کیسے ہوتی غزل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

O

بات دل کی ہو کہ دُنیا کی وہ کہلائے غزل
شرط یہ ہے زندگی کا عکس بن جائے غزل

بس تصنّع کے حصاروں سے نکل آئے غزل
پھر کسی بھاشا کسی بولی میں ڈھل جائے غزل

ظلم کا بیرحم خنجر کر دے جب سینوں کو چاک
زخم پر مرہم لگائے، دل کو سہلائے غزل

عشق کے قصّے کبھی ہیں وائے غم کی داستاں
کچھ نہ کہہ کر بھی بہت کچھ ہم سے کہہ جائے غزل

کاش ہر جزبہ مرا ڈھل جائے شکلِ شعر میں
کاش میرے ذہن میں تُو بن کے آ جائے غزل

کیا ادب، تہذیب کیا، انسانیت کا درس کیا
سب اشاروں ہی اشاروں میں سکھا جائے غزل

ہندی اردو نام لیکر صنف سے کھلواڑ کیوں
کھیل میں ایسا نہ ہو بے موت مر جائے غزل

اب کوئی فنکار سنّاٹے میں سرگم چھیڑ دے
اور سازِ دل کے سارے تار جھنکائے غزل

مرحلے دنیا کے ہوں یا دل کی راہیں سامنے
ہر سفر میں راستہ منزل کا دکھلائے غزل

فکر کے دریا سے لا الفاظ کے گوہر یقیں
پھر انھیں شعروں میں جڑ دے یوں کہ اترائے غزل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہائے! برسوں کی مشقّت سے بنا پُل
ڈھا دیا پہلی ہی بارش نے نیا پُل

پھر ندی سے ہی توقع نیائے کی ہے
پھر سے فریادی ہے اک ٹوٹا ہوا پُل

گاؤں ادھر میرا، اُدھر ہے شہر تیرا
اپنے ملنے کا یہی اک آسرا پُل

مہر و مہ گزریں پھر اس پر یا ستارے
کھول کر سینہ بچھا ہے بے قبا پُل

گفتگو بس یہ ہوئی اس دلشکن سے
وہ یہ بولا "فاصلہ" میں نے کہا "پُل"

کیسے تھاموں تجھ کو اپنے بازوؤں میں
تو ہے اک سیلاب، میں کمزور سا پُل

کیا ہوا گر ہم کنارے ہیں ندی کے
درمیاں تو ہے ہمارے پیار کا پُل

پاٹنا کھائی کو گر بس میں نہیں ہے
اے یقین اتنا تو کر، اس پر بنا پُل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھٹا ہو تم محبت کی صراحی ہو لبالب تم
برس جاؤ، چھلک جاؤ کبھی آکر یہاں اب تم

حسیں الفاظ موتی سے جڑے ہوں جسکے شعروں میں
کسی شاعر کی اُس غزلِ مرصّع سی مرتّب تم

اکیلے وقت کٹتا ہے بس اتنا یاد کر کر کے
اکیلے میں مجھے کِس کِس جگہ ملتے تھے کب کب تم

وفا کر کے بھی ہم تو اس جہاں میں بیوفا ٹھہرے
زمانہ اب تمھارا ہے وفا پیشہ فقط اب تم

تمھیں بس تاکتے رہنا، نہ کچھ کہنا نہ کچھ سننا
سمجھ جاتے کبھی تو کاش ان باتوں کا مطلب تم

سحر سے شام ہو جاتی ہے دنیا کے جھمیلوں میں
بہت آتے ہو لیکن یاد جیسے ہی ہوئی شب تم

ہمیں تم پر یقیں اب تک وہی ہے دیکھ لو آ کر
نہ اب آئے تو پچھتاؤ گے، آؤ گے کبھی جب تم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

O

یہ بہار کیسی دوستو! کھِلا ہر طرف رنگِ خزاں
ہے یہ وہم میری چشم کا کہ فضا میں پھیلا ہے دھواں

نہ خراک دھرتی سے ملے، نہ ہی روشنی دے آسماں
کوئی بیج کیا بنتا شجر، کوئی پھول کیا کھِلتا یہاں

نہ میں نام اُس کا جانتا، نہ مجھے پتا اُس کا مکاں
کوئی شکل دل میں بس گئی، اسے ڈھونڈوں اب کیسے کہاں

نظر آ کے دم بھر چھُپ گئے دلِ تنہا پھر تنہا ہوا
کوئی سنگِ رہ بچھے دے خبر چلا جاؤں میں اُڑ کر جہاں

یہ سکوتِ یاس اور بحرِ غم گیا بس وہ پیچھے چھوڑ کر
دلِ مضطرب جائے کِدھر نہیں پاؤں کے بھی جب نشاں

نہ رکھی ذرا شرم و حیا، نہ لحاظ دنیا کا رکھا
اُسے دیکھ کر دل رو پڑا جیوں پھٹا کوئی آتش فشاں

نہ صبا کو ہے تسکیں مجھے، نہ چمن کو اب آرام ہے
وہ کہاں گیا؟ کب آئیگا؟ جو ابھی ابھی دیکھا یہاں

کیوں اُتر کے پتے شاخ سے مجھے پوچھتے ہیں اے یقین
کیوں ہیں پاؤں میں یہ آبلے؟ کیوں نظر میں ہیں پرچھائیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہت معصوم سے چہرے، بہت سے گھر بناتا ہوں
میں اک سنسار سپنوں کا مرے اندر بناتا ہوں

کہو مت شبد ان کو یہ مری وہ بھاؤنائیں ہیں
میں جنکی ہو بہو تصویر کاغذ پر بناتا ہوں

بدن میں شب کو دن بھر کی تھکن جب چبھنے لگتی ہے
سنجو کر کلپنائیں نرم سا بستر بناتا ہوں

سکون اور چین پانے جب مرا من اُڑنے لگتا ہے
میں اپنا گھر ستاروں سے بہت اوپر بناتا ہوں

بیاں انجامِ حق گوئی مجھے معلوم ہے، لیکن
کٹھن خود اپنی خاطر میں تو ہنس ہنس کر بناتا ہوں

تمہیں کو ہارنا ہوگا اندھیرو! ایک دن مجھ سے
میں کن کن کو تپا کر آج کل دنکر بناتا ہوں

یہ مانا وہ حسیں دنیا خیالی ہے، وہاں لیکن
میں اکثر خوبصورت پیار کے پیکر بناتا ہوں

وہ میٹھے، کڑوے، تیکھے، نرم، پینے، بھونڈے، جو ہیں
یقیں اشعار ہیں میرے لہو دے کر بناتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ظلم لکھتا ہوں کبھی زنجیر لکھتا ہوں
اپنے شہروں میں جہاں کی پیر لکھتا ہوں

ظالموں کی سب مچانوں کو گرا دیں گے
میں جو اکثر شعر مثلِ تیر لکھتا ہوں

مانا دنیا پر ابھی قابض ہیں دولتمند
سے مگر مفلس کی یہ جاگیر لکھتا ہوں

جنگ کو تم امن کا اوزار کہتے ہو!
میں تو اس کو خنجرِ بیپیر لکھتا ہوں

ہنس کے بولا مجھ سے ہر گزرا ہوا لمحہ
میں فقط میں ہی تری تقدیر لکھتا ہوں

کوئی کچھ الزام دے کچھ نام ناری کو
میں تو مریم، میراں، شبری، ہیر لکھتا ہوں

شغلِ خالی وقت کا ہو گی یقیں ان کو
میں قلم کی نوک کو شمشیر لکھتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہمیں یہ سرابوں کی سوغات کیوں
مسلسل عذابوں کی برسات کیوں

سُنا تھا اُجالے بٹینگے مگر
ابھی تک اندھیری بہالا رات کیوں

اگر چاہتے جان لے لیجئے
ہے افسوس یہ بھینٹری گھات کیوں

دیے زخم گہرے نہیں غم مگر
عمل کچھ، زباں پر الگ بات کیوں

رہو دوستوں میں اگر دوست ہو
اجی دشمنوں سے ملاقات کیوں

جہاں سے اُجاڑے گئے جھونپڑے
وہاں ہیں نظر میں محلات کیوں

تھی کیسی محبت، تھا کیا میل جول
بکے مشتہر اختلافات کیوں

تمہی نے گرائیں یہاں بجلیاں
تمہاری ہی آنکھوں سے برسات کیوں

ہمیشہ چڑھیں سولی عیسیٰ مسیح
ہمیشہ پئیں زہر سقراط کیوں

یقین آئینے جب کہ ہیں سامنے
نگاہوں میں شک و سوالات کیوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اِس دَور کی رسموں کا اثر دیکھ رہا ہوں
ویرانہ سا لگتا ہے نگر دیکھ رہا ہوں

گلچین کے پاؤں تلے غنچوں کا کچلنا
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہا ہوں

رقصاں ہے یہاں مرگ، وہاں جشنِ چراغاں
تم دیکھو اُدھر، میں تو اِدھر دیکھ رہا ہوں

پنجرے کے پرندوں کی ہیں مانند یہاں سب
دِل، جسم، زباں، جان، جگر دیکھ رہا ہوں

روڑے تو زمانہ کھڑے کرتا ہے اگرچہ
جاری ہے محبّت کا سفر دیکھ رہا ہوں

ہمّت بھی جٹا لونگا میں آگے بھی چلونگا
مشکل تو ہے منزل کی ڈگر دیکھ رہا ہوں

لگتے ہیں بہت اچھّے مجھے اُڑتے پرندے
پر خون میں لتھڑے ہوئے پر دیکھ رہا ہوں

میں نے کیا ہر شے پہ یقیں اس کی جزا ہے
مجھ پر ہے ہر اک شک کی نظر دیکھ رہا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

آدمی ہوں
پر دکھی ہوں

چُک چلی جو
وہ صدی ہوں

جی کے دیکھو
زندگی ہوں

میں تو چھایا
آپ کی ہوں

دل لگا لو
دل لگی ہوں

تم ہو صحرا
میں ندی ہوں

حُسن بر حق
سادگی ہوں

آئینہ بھی
عکس بھی ہوں

کر یقین اب
میں چھلی ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کس قدر تنگ زمانہ ہے کہ فرصت ہی نہیں
وہ سمجھتے ہیں ہمیں اُن سے محبت ہی نہیں

شام سے پہلے پہنچنا ہے افق تک مجھ کو
مڑ کے دیکھوں کبھی اتنی مجھے مہلت ہی نہیں

دوپہر سخت ہے سورج سے ٹھنی ہے میری
ایسے حالات میں آرام کی صورت ہی نہیں

زور دنیا کا دلوں پر ہے ہمیشہ طاری
کیسی دنیا ہے - دلوں کی کوئی قیمت ہی نہیں

کوئی ناراضی ضروری ہے تغافل کے لیے
اجنبی ہو میں انہیں مجھ سے شکایت ہی نہیں

دیکھا کچھ اور تھا، محفل میں بیاں اور کروں
یہ نہ ہوگا کبھی ایسی مری فطرت ہی نہیں

یوں تو بنتے بھی ہیں قانون یہاں روز نئے
دنیائے مفلس کو ملے ایسی حکومت ہی نہیں

عمر کا کیا ہے یقیں آج ہی دے جائے فریب
کل کے وعدوں کی پھر ایسے میں حقیقت ہی نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِن فضاؤں کے اندھیروں سے بھی میں خائف نہیں
اور میرے پاؤں منزل سے بھی ناواقف نہیں

عزمِ پختہ ہمسفر ہے اور مقصد صاف ہے
اب کِسی طوفان سے، صحرا سے میں خائف نہیں

چُپ رہوں اِلزام سُنکر، یہ بھی کب منظور ہے
اور ہیں آدابِ محفل سے بھی ناواقف نہیں

بس امیروں کو نظامِ حال میں انصاف ہے
اب عدالت میں غریبوں کا کوئی منصف نہیں

اپنے دل کی بات وہ معشوق سے کیسے کہے
جو غزل کے قائدے قانون سے واقف نہیں

عالمِ دہشت میں جینا بھی کوئی جینا ہوا
زندگی کرتے ہیں وہ جو موت سے خائف نہیں

انکشافِ حالِ دنیا کیسے ہو ہم پر یقین
کون بتلائے ہمیں اب کوئی بھی کاشف نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

مجھے معلوم ہے شاعر نہیں ہوں خاندانی میں
نہیں کچھ جانتا لفظِ سخن کے بھی معانی میں
مگر اہلِ ادب کا شکریہ جو کہتے ہیں۔ مجھ کو
سلیقہ آ گیا ہے شعر کہنے کا روانی میں

محبت میرا شیوہ ہے، نہ آئے مصلحت مجھ کو
قواعد ہے فقط الفت کا فہم ناتوانی میں
مخاطب ہوں میں جنسے وہ مجھے تسلیم کرتے ہیں
نہ ہو شعروں کی میرے قدر پھر بزمِ لسانی میں

مرے افکار کو حاصل غمِ دنیا کا جذبہ ہے
مسلسل ظلم بھرتا ہے مری آنکھوں کے پانی میں
پسِ منظر نظر آتی ہے بدحالی غریبوں کی
زمانہ یوں تو غافل ہے ترقی کی کہانی میں

فقط ھنگامہ بازی بن گئی فطرت زمانے کی
مگر میری ہے کوشش آگ بھر جائے جوانی میں
ضرورت ہے پھر آزادی کے نغموں سے فضا گونجے
نئے کچھ باب جڑ جائیں شہیدوں کی کہانی میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں عاشق ہوں، مرا محبوب ہر مجبور ہے جس کا
بیاں رنج و الم کرتا ہوں غزلوں کی زبانی میں
یقیں ہے، مطمئن ہوں خاک پر تخمِ ستم ہوگا
قلم میرا رواں ہے لہجۂ آتش فشانی میں

خمِ پیشانیٔ محبوب مجھ کو کب گوارا ہے
مری آنکھیں یونہی تو نم نہیں ہیں نغمہ خوانی میں
شہنشاہی تو لیکن رغبتِ دل سے ہے کیا لینا
بہت فتوے ابھی باقی ہیں اس کی تمغا دانی میں

کہاں ہے چین؟ الفت ہے کہاں؟ امن و اماں کیسا؟
سکوں کا ایک لمحہ بھی نہیں ہے زندگانی میں
تھکا ماندہ ہے ہر لحظہ، نفس گھٹتا ہے ہر اک دم
نہ جانے حال کیا ہوگا یقیں اب عہدِ ثانی میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ہم نگاہیں بچھائے بیٹھے ہیں
آپ مہندی لگائے بیٹھے ہیں

تیری محفل ہے اور تو ہی نہیں
ہم تو تیرے بلائے بیٹھے ہیں

درد بخشے کبھی جو اس نے ہمیں
ان کو دل سے لگائے بیٹھے ہیں

ہو گئی ہے یہ زندگی ان کی
ان پہ سب کچھ لٹائے بیٹھے ہیں

منتظر ہیں تمہارے جلووں کے
لوگ محفل میں آئے بیٹھے ہیں

تھا یقیں جن کو اپنی ہمت پر
اب وہ نظریں چرائے بیٹھے ہیں

کتنے ناداں ہیں ڈر کے طوفاں سے
لوگ چلمن گرائے بیٹھے ہیں

رک نہ پائیں گی آندھیاں انسے
ہم انھیں آزمائے بیٹھے ہیں

خار جتنے تھے صحنِ گلشن میں
اپنے حصّے میں آئے بیٹھے ہیں

دوریاں خود سے بڑھ گئی ہیں یقیں
تیرے نزدیک آئے بیٹھے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ کہنا ہے، وہ کہنا ہے، یوں نین بچھائے رستے میں
منہ سوکھ گیا لب ہل نہ سکے جب سامنے آئے رستے میں

وہ خوابوں میں مل جاتے تھے، میں نیند میں خوش رہ لیتا تھا
رہ رہ کے خیال آتا ہے پھر، ہم کیوں ٹکرائے رستے میں

وہ جب بھی راہ میں مل جائے، دل ایسے دھک سے رہ جائے
جیسے میکش مے پی پی کر، اُٹھ اُٹھ گر جائے رستے میں

آہٹ پہ ذرا سی میں ہی نہیں در کھول کے باہر نکلا ہوں
میری ہی طرح وہ بھی اکثر گھر چھوڑ کے آئے رستے میں

کیا منزل مل پائے گی تب، کیا پاس رہیگا پھر اپنے
رہبر ہی روپ بدل کر جب رہزن بن جائے رستے میں

مدّت سے تمنّا تھی جن کی، وہ آج ملے، کیا خاک ملے
کچھ اُن کی پوچھ سکے ہی نہ ہم اپنی کہہ پائے رستے میں

ہم اُن کا بُلاوا پاتے ہی بیتاب ہوئے، گھر سے نکلے
جم گئے قدم در پر جا کر، گو رُک ہی نہ پائے رستے میں

سُنتے تھے یقین ایسا اکثر، دلکش ہے بڑی مسکان اُن کی
ماتھے سے پسینہ چھوٹنے لگا جب وہ مسکائے رستے میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

نہ وہ گرجا، نہ وہ مسجد، نہ وہ مندر بناتے ہیں
لڑاتے ہیں ہمیں اور اپنے گھر بناتے ہیں

کہیں گڈھے، کہیں کھائی، کہیں ٹھوکر بناتے ہیں
یوں کچھ آسانیاں راہوں میں اب رہبر بناتے ہیں

بناتے کیا ہیں؟ ہنر یہ تو ان کا ہی خدا جانے
کبھی خود کو خدا کہتے کبھی شنکر بناتے ہیں

'اچھے داتوں' کے بھی قصے ہیں جانے کس زمانے کے
ہمارے واسطے لیڈر ہمارے ڈر بناتے ہیں

نہ کچھ بھی کرتے دھرتے ہوں مگر اک بات ہے ان میں
یہ شاطر رہنما باتیں بڑی سندر بناتے ہیں

نہ جانے کیوں انھیں پر ہیں گڑی نظریں کلہاڑوں کی
کہ جن شاخوں پہ بیچارے پرندے گھر بناتے ہیں

اسی اک بات پر اہلِ زمانہ ہیں خفا ہم سے
لکیریں ہم زمانے سے ذرا ہٹ کر بناتے ہیں

دلوں میں پیار رکھتے ہیں کوئی شیشہ نہیں رکھتے
بنانے دو وہ نفرت کے اگر پتھر بناتے ہیں

یقیں اب یہ ضروری ہے یقیں اپنے ہوں فولادی
کہ افواہوں کے اب وہ بےخطا نشتر بناتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کِس درجہ اجنبی سے ہیں کِس کِس گمان میں
کچھ لوگ ہیں مکین مگر اِک مکان میں

کیسے کہوں تمہی تو ہو جس نے دیا ہے دَنش
کانٹے سے پڑ گئے ہیں مِری تو زبان میں

تم پر ہی مَر مِٹا تھا میں، پاگل ہُوا تھا، ہاں
آ تو رہا ہے دوستو! میرے بھی دھیان میں

تم جیسا ہو کے رہ گیا، خوش فہمی تھی کبھی
کر لونگا دوستو تمھیں میرے سمان مَیں

معذور تجھ سے کِتنے یہاں آئے، اُٹھ گئے
آیا نہ فرق رونقِ بزمِ جہان میں

اکثر زباں پہ آتے نہیں دوستوں کے نام
دشمن یقین رہتا ہے ہر وقت دھیان میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ہم اندھیرے میں چراغوں کو جلا دیتے ہیں
ہم پہ الزام ہے، ہم آگ لگا دیتے ہیں

کل کو خورشید بھی نکلیگا سحر بھی ہو گی
شب کے سوداگرو! ہم اتنا جتنا دیتے ہیں

کیا یہ کم ہے کہ وہ گلشن پہ گرا کر بجلی
دیکھ کر خاکِ چمن آنسو بہا دیتے ہیں

بیہڑوں میں سے گزرتے ہیں مسلسل جو قدم
چلتے چلتے وہ وہاں راہ بنا دیتے ہیں

ادھ کھلے پھول وہ رستے پہ بچھا کر یارو!
جانے کس جرم کی کلیوں کو سزا دیتے ہیں

اب گنہگار وہ ٹھہرائیں تو ٹھہرائیں مجھے
میرے اشعار شراروں کو ہوا دیتے ہیں

جڑ ہوئے میل کے پتھر یہ سہی ہے لیکن
چلنے والوں کو تو منزل کا پتا دیتے ہیں

ایک اک جگنو اکٹھا کیا کرتے ہیں یقین
روشنی کر کے رہیں گے یہ بتا دیتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

O

شکلیں پھولوں کی کتنی پیاری ہیں
ساتھ کانٹوں کے کیوں اُتاری ہیں

جو چمکتے ہیں چرخ پر تارے
وہ مرے دل کے زخم کاری ہیں

دل لگا بیٹھے تو کس جتنا جو ہے
کیسی مجبوریاں ہماری ہیں

تیری قربت میں بادشاہ تھے ہم
تجھ سے بچھڑے تو اب بھکاری ہیں

دل تو وعدوں کے ساتھ ٹوٹ گیا
پھر بھی اُس کی جفائیں پیاری ہیں

جذبۂ عشق کتنا نازک ہے
اور نخرے یہ کتنے بھاری ہیں

سخت راتیں یقین سہل ہوئیں
وصل کی آس میں گزاری ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کبھی اُلجھے مصیبت میں کبھی گُم ہیں سیاست میں
کوئی لمحہ تو ہو یارو! جو گزرے بس محبت میں

کہیں کیا اب گنہ گارِ وفا تو ہم ہی ٹھہریں گے
ثبوتِ عشق کیا دیں گے ستمگر کی عدالت میں

کوئی کیا آئے؟ کیسے ملنے جاؤں میں عزیزوں سے
نہ مجھ کو وقت ملتا ہے، نہ وہ رہتے ہیں فرصت میں

وہ جنگل تھا، وہاں چوپائے مجھ سے خوف کھاتے تھے
یہ بستی ہے، یہاں رہتا ہوں دو پایوں کی دہشت میں

صنم خانے میں جاتا ہوں تو پہرا ہے پجاری کا
عبادت گاہ بھی دیکھی تو مُلّا کی حراست میں

زمانہ ہو گیا شاطر، ہمیں نادان ہیں لوگو
ہمیں نے چوٹ کھائی ہے یقیں اکثر شرافت میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

زندگی کی وِیتھائیں کیوں لکھ دیں
شعر میں یاتنائیں کیوں لکھ دیں

مرمریں حسن کی غزل کہیے
تجربوں کی کتھائیں کیوں لکھ دیں

ہے مرض لاعلاج کہہ دیجئے
اتنی مہنگی دوائیں کیوں لکھ دیں

ورقِ اوّلیں سے آخر تک
زیست میں وِیستتائیں کیوں لکھ دیں

دل پہ غالب ہیں سرد آہیں کیوں؟
اس کے حصّے سزائیں کیوں لکھدیں

مَیں نے کیول فریب اٹھائے یقیں
میرے نامے وفائیں کیوں لکھ دیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

O

آ گئی ہے ریل بھی یوں تو سڑک بھی گاؤں میں لیکن ہم ان کا کیا کریں
لے گئے رپیا تو سارا شہر والے اس پہ یہ بھاڑا کرایہ کیا کریں

ہے خبر اخبار میں، نو بیوہ نا جل کر مری یا پھر جلا دی کیا خبر
آئینے بھی صاف کچھ کہتے نہیں اب یہ بھی ہے رپئے کی مایا کیا کریں

جھوٹ اوڑھے، جھوٹ پہنے، جھوٹ کے پیکر ہی آتے ہیں نظر چاروں طرف
ایسے میں اب آپ ہی بتلائیں ہم کیا بولیں آخر سوچا سمجھا کیا کریں

گاؤں گھر سب چھٹ گیا، ڈھتے ہو کو پیسے ہیں کہاں؟ کچھ نوکری ملتی نہیں
کاٹنے ہیں دن تمہارے شہر میں اب مانگتے ہیں بھیک بھیا کیا کریں

چاک دامن، خونچکاں دل، سسکیاں، چیخیں، کراہیں، خوف و دہشت کا مقام
پھر شکستہ حال گلشن، وادیاں گھایل، پرندے چپ، نظارہ کیا کریں

ماہرِ فنِ علم کے استاد بولیں گے اسے شاید حماقت ہے مگر
چھند تھا کچھ تنگ ہوتی تھی خیالوں کو گھٹن تو کھینچا تانا کیا کریں

بھول کر وہ سرخی، خونِ شہیدانِ وطن اور اپنی آزادی کا خواب
سر و دیشی قوم کے قدموں میں ہمنے پھر خوشی سے جا جھکایا کیا کریں

بھوک دیکھیں اپنے بچوں کی کہ ہم اب دھیان مہمانوں کی خدمت کا رکھیں
اپنے دکھ پرکھیں، سہولت اپنے آقاؤں کی سوچیں، سوچئے کیا کیا کریں

مصلحت، مطلب پرستی، مسکہ بازی اور تملق کے بغیر اس دور میں
اے یقین اب کام چلتا ہی نہیں گھر میں نہ باہر، تو ہی بتلا کیا کریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

چلنے والوں کے قدم یوں نہ رُکا کرتے ہیں
کوئی موسم ہو یہ دریا تو بہا کرتے ہیں

اُن کو کیا فکر ہواؤں کے بدلتے رُخ کی
وہ پرندے ہیں جو المست اُڑا کرتے ہیں

یوں تو ہم نے ہی سکھایا نہیں دنیا کا چلن
اب تو ہر چال ہمیں پر وہ چلا کرتے ہیں

ہم نے موسم کی ہواؤں کا اثر دیکھ لیا
ایسے حالات میں کانٹے ہی اُگا کرتے ہیں

ایک معصوم سی مسکان پہ سو درد نثار
لوگ بیکار ہی کچھ اور دوا کرتے ہیں

کیوں ہواؤں کے جھکوروں سے ڈریں گے وہ چراغ
جو کہ طوفانی اندھیروں میں ضیا کرتے ہیں

کاش کچھ اپنے دِوانے پہ کیا ہوتا یقین
بیوفا یونہی کسی کو نہ کہا کرتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صبحِ نورس میں تازگی تو نہیں
راحت افزا ہوا چلی ہے تو نہیں

جو دکھے خوبرو دکھائی دے
ایسی خوش رنگ روشنی تو نہیں

شام کا عکس، رات کا چہرہ
کوئی صورت یہاں نئی تو نہیں

بندشیں، جکڑنیں، سلاخیں ہیں
بے مسلسل گھسک گئی تو نہیں

کون ہے زندگی کے گھر میں سکھی
مَن، شریر، آتما، کوئی تو نہیں

وہ ہی بد حالی، وہ ہی بد نظمی
حالِ موجودہ اجنبی تو نہیں

اور بھی سخت کیجیے سختی
دل کی چڑیا ابھی مری تو نہیں

دم بخود بیٹھا ہے جو گوشہ نشیں
وہ ہمارا یقین ہی تو نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ہے ریلم پیل، دھکّے، لات گھونسے ریل گاڑی میں
مگر خالی بھی ہیں کتنے ہی ڈبّے ریل گاڑی میں

امیری اور غریبی دو ہی فرقے دو ہی مذہب ہیں
ملیں گے اس لئے بس دو ہی درجے ریل گاڑی میں

بھروسا گیا ہے ان کرسی پرستوں کی سیاست کا
نہ فرقہ وار کوٹے فکس کر دے ریل گاڑی میں

کرایہ روز بڑھ جائے انھیں کیا فرق پڑتا ہے؟
ہمیشہ بے ٹکٹ جو لوگ چلتے ریل گاڑی میں

ارے باراتیو! یہ گھر نہیں ہے لڑکی والوں کا
رہو خود میں کہ پٹ جاتے ہیں دولھے ریل گاڑی میں

اِدھر تو سانس لینے کے بھی دوبھر ہیں یقین امکاں
اُدھر ہیں عیش کے سامان سارے ریل گاڑی میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

مبارک ہو تم کو نیا سال یارو!
یہاں تو بڑا ہے بُرا حال یارو!

محبّت پہ برسے مصیبت کے شعلے
زمینِ جگر پر ہے بھُوچال یارو!

امیری میں کھیلے ہے ہر بد معاشی
ہے محنتکش ہر سو کنگال یارو!

بُرے لوگ سارے نظر شاد آئیں
بھلے آدمی کا ہے بد حال یارو!

بہت سال گزرے یہی کہتے کہتے
مبارک مبارک نیا سال یارو!

غریبوں کا ہر کمپ ہے اس جہاں میں
یقیں اسلئے بس ہیں پامال یارو!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

○

بالیقیں کہو
کچھ نویں کہو

شور سن کے مرا
آفریں کہو

چاند سے بھی جلی
کیوں زمیں کہو

کیا ہے پروا نہیں
تم متیں کہو

پھر کہو جی مجھے
دل مکیں کہو

آدمی ہوں مجھے
مت مشیں کہو

فطرتی ہے یقیں
آپ امیں کہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اس دلِ برباد پہ یوں مت ستم ڈھایا کرو
تم ذرا سی دیر کو روزانہ آجایا کرو

سامنے دنیا کے لازم ہے لحاظِ عاشقی
خواب میں آکر تو تم اتنا نہ شرمایا کرو

چین اُڑ جاتا ہے دل کا، جیوں پسینا چھاؤں میں
تم مجھے بیٹھے بٹھائے یاد مت آیا کرو

دوڑ کر سینے سے میرے یوں لپٹ جاؤ کبھی
جس طرح ڈرتے ہیں بچے کاش ڈر جایا کرو

ذہن کی میزان سے بھی کام لینا چاہیے
دل کی باتیں تول کر ہی لب تلک لایا کرو

کچھ تو گنجائش معافی کی محبت میں رہے
یوں ذرا سی بات پر تم روٹھ مت جایا کرو

عشق کی گہرائیاں تو ڈوب کر ہی پاؤ گے
تم کبھی جذبوں کے دریا میں اُتر جایا کرو

اے یقین اب غیر کے آگے کریں کیا گفتگو
تم مری خاطر کہیں تنہا بھی مل جایا کرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تُو اک راحت افزا موسم
تو بادل، تو صبا، تو شبنم

چھل کرتے ہیں اپنا بن کر
میرے ساتھی، میرے ہمدم

تیرے مکھ پر تیج ہے سچ کا
تیرے آگے سورج مدھم

دردِ جدائی، اور تنہائی
کیوں نہ نکل جاتا ہے یہ دم

کوئی نہیں ہے تجھ بن میرا
کہہ تو دے، اتنا کم سے کم

گھل کر بات کریں آپس میں
کچھ تو کم ہوں گے اپنے غم

چھوٹی خوشیوں پر خوش رہئے
ڈیرہ تو یقین یہاں ہے ماتم

نینوں کا اک خواب حسیں تُو
تُو آکاش ہے اور زمیں تُو

وہ اپنے مطلب کے سنگی
اُن اپنوں سا غیر نہیں تُو

داغ نہیں تیرے چہرے پر
کیسے کہہ دوں ماہ جبیں تُو

تُو یہ کیسے سہہ لیتا ہے
ہائے! کہیں میں اور کہیں تُو

تیرے دل کی بات نہ جانوں
میرے دل میں صرف مکیں تُو

کچھ دل کی، کچھ جگ کی سنلیں
آکر میرے بیٹھ قریں تُو

کون یقین کریگا سچ پر
چپ ہی رہنا دوست حسیں تُو

مندرجہ بالا دو غزلیں الگ الگ بھی اپنا وجود رکھتی ہیں۔ اپنا اپنا پورا معنی دیتی ہیں اور اگر دونوں کو سیدھا ملا کر پڑھا جائے تو بھی ایک مکمل غزل کا مزہ دیتی ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

پھر حسیں تجربہ کوئی لیکر چلو
اک نیا دھوکا کوئی لیکر چلو

یہ مکھوٹے سب پرانے ہو گئے
اب نیا چہرہ کوئی لیکر چلو

گر نا اپنی ذات سے منسوب ہے
پھر سے منصوبہ کوئی لیکر چلو

کیا حرج ہے، پھر سے گر کٹ بھی گئی
پہلے سے نکٹا کوئی لیکر چلو

کوئی مانگیگا نہیں تم سے دوا
زخم خود گہرا کوئی لیکر چلو

ہوش ہی اڑ جائے جس کو دیکھکر
وہ عجب جلوہ کوئی لیکر چلو

ہر حقیقت آپ کی چھپ جائے گی
سچ نہیں، سپنا کوئی لیکر چلو

زخمیوں کو کچھ نئے سے زخم دو
پھر نیا چارہ کوئی لیکر چلو

ٹھوکروں سے وہ بچا لیگا تمھیں
ساتھ میں اندھا کوئی لیکر چلو

بھول جائیں اپنی ہر الجھن یقیں
مدعا ایسا کوئی لیکر چلو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

○

چُپ مت رہ
سچ تو کہہ

ظلم و ستم
یوں مت سہہ

نَدا سا شُدھ
نرمل بہہ

ظلم کا گڑھ
جاتا ڈھہ

پیار یقین
کرتا رہ

شعر یقین
لِکھتا رہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لالچ نہ کر، من کی ردا کو صاف رکھ
اپنی یقیں آب و ہوا کو صاف رکھ

خود سے سوا غیروں کو بھی اپنا سمجھ
ذلّت سے بچ ذوقِ وفا کو صاف رکھ

خوشبوئے الفت سے معطّر رکھ اسے
خود پاک رہ، قصرِ انا کو صاف رکھ

ہر تیرگی کٹ جائے گی، جل تو سہی
اے شمع تو اپنی ادا کو صاف رکھ

ہوگی شفا بھی بھوک کے بیمار کو
چارہ گرِ غربت! دوا کو صاف رکھ

محتوظ تبلا پن رکھ اس آکاش کا
ماں جیسی دھرتی کی قبا کو صاف رکھ

جھوٹا نہ ہو تیرا یقیں اک شعر بھی
حق بات کہہ، اپنی صدا کو صاف رکھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

چلتے پھرتے پتھروں کا شہر یہ
ہائے! شیشے کے گھروں کا شہر یہ

دیکھنا، سننا نہ کچھ کہنا کوئی
غالباً ہے بے سروں کا شہر یہ

بوجھ سے گھایل ہے اُفتاب زندگی
زیست پر بھاری اَکڑوں کا شہر یہ

کارخانوں پر خموشی جاں ستاں
حیف! غافل رہبروں کا شہر یہ

در بدر ہیں لرزاں دل، چیاب جبیں
خوف و دہشت کا، ڈروں کا شہر یہ

تاڑ کو تل، پل میں کر دے تل کو تاڑ
خوب ہے جادوگروں کا شہر یہ

شعر میرے نذر ہیں اس شہر کی
ہے معظم شاعروں کا شہر یہ

جستجو میں امن کی آئے تو ہو
ہے مگر فتنہ گروں کا شہر یہ

تو یقین اس دل میں، دل اس شہر میں
سوچ لے ہے خنجروں کا شہر یہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کوئی ہمیں نہ شہر میں جانے ہے ساب جی
پھر کون ہم کو کام پہ رکھے ہے ساب جی

روزی رہی نہ گاؤں میں تو شہر کو چلے
گھر اپنا کون شوق سے چھوڑے ہے ساب جی

گھر بار بھی تھا کھیت بھی کھلیان بھی حضور
وہ سب تو ساہوکار نے کھینے ہے ساب جی

دنیا میں اپنے بھی کبھی تھے دوست رشتہ دار
اب کون اس غریب کی سدھ لے ہے ساب جی

لاچار ہوں کروں بھی کیا پیسا نہیں ہے پاس
بھولا کی ماں بخار میں تڑپے ہے ساب جی

لکشمی رکھا تھا نام تو بٹیا کا جب میرے
ٹیشن پہ جا کے بھیک وہ مانگے ہے ساب جی

بس پی کے گھونٹ خون کے رہ جاتا ہے جگر
روٹی کو جب وہ ننھی سی جاں روئے ہے ساب جی

بھگوان یا تو ہے نہیں یا مر چکا ہے وہ
یا پھر وہ لمبی تان کے سوئے ہے ساب جی

پوچھا جو حال آپ نے ہلکایا من ذرا
دکھیا سے کون اتنا بھی بولے ہے ساب جی

اب تو یقین جانیے جینے کو جی نہیں
پر زہر بھی تو مفت * آئے ہے ساب جی
کب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غموں کے اس سمندر کا کہیں ہوگا کنارا بھی
سفر جاری ہے، ہم پائیں گے منزل کا اشارہ بھی

چراغِ دل تو ہے روشن کہ نفرت کے اندھیروں میں
ہے کافی ڈوبتوں کو ایک تنکے کا سہارا بھی

اُنڈیلا زہر ہے ناگوں نے اکثر اس قدر لوگو
سپیرا بھی ہوا زہریلا اور اس کا پٹارا بھی

جو دم بڑھ چڑھ کے بھرتے ہیں ہمیشہ جاں نثاری کا
وہی اکثر کیا کرتے ہیں گردش میں کنارا بھی

مری ہستی پہ مت جانا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
قیامت ڈھا دیا کرتا ہے اک ٹوٹا ستارا بھی

تمھارے فیصلوں پر سر بہت ہم نے کٹائے ہیں
مقدر اب ہمیں لکھنا ہے: اپنا بھی تمھارا بھی

جو ہنس ہنس کر کیا کرتے ہیں باتیں میٹھی میٹھی سی
یقیں اُن کے ارادوں پر کبھی سوچا وچارا بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

دستورِ دور اب یہی، رسمِ جہاں یہی
سب کو غرض سے کام ہے، مطلب سے دوستی

کیا کام اپنا ورنہ تھا بزمِ رقیب میں
یہ تو تمھاری دید کی حسرت تھی لے گئی

یہ بات لطف کی ہے شکاری کے واسطے
مرنے سے پہلے چڑیا بہت چھٹپٹائی تھی

اچھّا ہے تیری راہ میں کٹ جائے گی اب عمر
ورنہ تو کس امید پہ چلتی یہ زندگی

کس سادگی سے پوچھا ہے۔ "ہم نے کیا ہے کیا"
اس سادگی نے اپنی تو جاں ہی نکال لی

اب تیرے غم میں جینے کی لذّت ہی اور ہے
روداد زیست ورنہ مری بیمزہ ہی تھی

یہ تو رواجِ عام ہے دنیائے حسن کا
ہم نے ترے ستم کی شکایت فضول کی

وہ خوش نصیب ہے، غمِ الفت جسے نصیب
ملتا کسی کا پیار وہ قسمت کہاں مری

چلیئے غمِ فراق تو پیہم رہے گا ساتھ
گھڑیاں جو ہیں وصال کی پل بھر کی ہی سہی

بھولے بہت ہو مانا مگر طفل تو نہیں
رہنے دو اب یہ بات یہیں پر یقین جی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دلِ لطیف پہ بجلی گراؤ شوق سے تم بھی
ستا رہا ہے زمانہ، ستاؤ شوق سے تم بھی

کیا نہ وقت نے درماں، لہو لہان ہیں ارماں
مذاق میرے دکھوں کا اڑاؤ شوق سے تم بھی

یوں جبر و ظلم ہیں رقصاں کہ ارض و چرخ ہیں لرزاں
غزل سرا ہوں میں ہاں، گیت گاؤ شوق سے تم بھی

ادب کے نام پہ گالی غزل سخن سے بھی خالی
میں داد دیتا ہوں تالی بجاؤ شوق سے تم بھی

وفائے عشق کا حاصل ہے میرا یہ دلِ بسمل
فریبی یاروں کی محفل سجاؤ شوق سے تم بھی

مجھے تو مل گیا الحق صلۂ سودائے ناحق
متاعِ دل کو بلاشک لٹاؤ شوق سے تم بھی

کرو بھی مجھ پہ بھروسا، مٹا رہا ہوں میں اسی کا
یقین مر گیا خوشیاں مناؤ شوق سے تم بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہ سوچو، اُٹھ گئی ہیں محفلیں کتنی
یہ دیکھو، ساتھ ہیں اب حسرتیں کتنی

نہ سوچو، زرد پتّے جھڑ گئے، کتنے
یہ دیکھو، شاخ پر ہیں کونپلیں کتنی

نہ سوچو، خود یہ برگد سوکھ جائے گا
یہ دیکھو، گہری ہیں اِس کی جڑیں کتنی

نہ سوچو، اور اندھیرا کتنا باقی ہے
یہ دیکھو، جل رہی ہیں مشعلیں کتنی

نہ سوچو، ہاتھ کیا آیا یقین اپنے
یہ دیکھو، کھو چکے ہیں منزلیں کتنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

امتحاں ابھی ہیں اور بھی باقی
آسماں ابھی ہیں اور بھی باقی

ہاں! یہ دستِ ستم کا عجز ٹھہریگا
سخت جاں ابھی ہیں اور بھی باقی

دردِ دل ہے مقامِ اوّلیں اے دل!
پائداں ابھی ہیں اور بھی باقی

زنگ تیغِ زمانہ پر بھی کیوں آئے؟
با زباں ابھی ہیں اور بھی باقی

اے یقینؔ! رہِ الفت میں روشن تر
کچھ نشاں ابھی ہیں اور بھی باقی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چمن کی گند میں بکھرے سوالوں کو لکھا جائے
زبانِ گل میں گلچیں کے ارادوں کو لکھا جائے

اندھیرا دور کرنے آئے تھے، جن کی یہ کوشش تھی
غزل میں کاش اُن بجھتے چراغوں کو لکھا جائے

بہت سوئے ہیں، سپنوں کی کہانی بھی بیاں کرلی
ذرا جاگی ہوئی آنکھوں کی باتوں کو لکھا جائے

جو بتلائیں غزالوں کو شکاری کیسے ہوتے ہیں
ہمارا فرض ہے ایسے اشاروں کو لکھا جائے

گھٹن کتنی ہے دڑبوں میں، پریشاں مرغ ہیں کتنے
مسلسل گھٹتی سانسوں کی اذانوں کو لکھا جائے

جدائی، وصل، ساقی، جام، حسن و عشق لکھتے ہیں
کبھی ظلماتِ شاہی کو، اُجالوں کو لکھا جائے

زمانے کے ٹھیاکوں نے جنہیں کچلا ہو، مسلا ہو
کریں کوشش کہ اُن چیخوں، صداؤں کو لکھا جائے

نڈر نڈر دوڑتے ہرنوں کی بیحد پیاس کو لکھ کر
برستی آگ بھرماتے سرابوں کو لکھا جائے

کُریدیں راکھ کو، دیکھیں ہیں اُس میں گر شرر باقی
ہو جن میں زندگی ایسے شراروں کو لکھا جائے

یقیں اشعار وہ کہنا جو زندہ رہنے والے ہوں
ترے اشعار سے اکثر مثالوں کو لکھا جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ظلم پہلے ہزار کر لیں گے
خود کو پھر اشک بار کر لیں گے

غیر سے بھی رکھیں گے میل ملاپ
آنکھ ہم سے بھی چار کر لیں گے

ہم کریں گے گناہ بھی اکثر
توبہ بھی بار بار کر لیں گے

آخرش تو کہا بھی مانیں گے
پہلے نخرے ہزار کر لیں گے

بن سکی گر نہ آپ کی تصویر
انگلیوں کو فگار کر لیں گے

صاف کہیئے اگر شکایت ہے
اس پہ مل کر وچار کر لیں گے

آؤ گے یہ تو عہد کیجے ہم
عمر بھر انتظار کر لینگے

اب نہ آنسو پلک تک آئیگا
دل کو ہم ہوشیار کر لیں گے

غم کے مارے یہاں بہت ہیں یقین
خود کو ان میں شمار کر لیں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اُس سے کچھ نزدیکیوں کے واسطے
میں نے پوچھا دوریوں کے واسطے

کنکھیوں سے دیکھتے ہو کیوں مجھے
سامنے ہوں تلخیوں کے واسطے

خون جنکا پارہ درشی ہو چُکا
تبصرہ! اُن دھمنیوں کے واسطے؟

اُن کو پھولوں کی تجارت کا ملال
میں پریشاں تتلیوں کے واسطے

چھوڑئے کچھ جل تو اس تالاب میں
اُن بچاری مچھلیوں کے واسطے

محفلوں میں اب سخن کے نام پر
چٹکلے ہیں تالیوں کے واسطے

شکوہ بھی جاکر کرے بس کس سے یقیں؟
دل، ترے نادانیوں کے واسطے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

مطلبی انسان نکلے
یارب ایمان نکلے

بے وفا سمجھے ہمیں وہ
اُنس سے انجان نکلے

زندگی کے حاشئے پر
درج بس احسان نکلے

حالِ مضطر سی غزل کا
کیسے کچھ عنوان نکلے

شوق میں فوٹو کھنچا کر
پیسا دیتے جان نکلے

آدمی سے لگ رہے تھے
آپ تو حیوان نکلے

چوٹ کھا کر بھی نہ سدھرے
دوست ہم نادان نکلے

ہاتھ میں کب آئے پیسا
کب مرا دیوان نکلے

ہو چکے برسوں یقیں اب
آپ سے پہچان نکلے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

سو نہ جانا کہ مری بات ابھی باقی ہے
اصل باتوں کی شروعات ابھی باقی ہے

تم سمجھتے ہو اسے دن، یہ تمہاری مرضی
ہوش کہتا ہے مرا رات ابھی باقی ہے

خوشبو پھیلی ہے ہواؤں میں کہاں سوندھی سی
وہ جو ہونے کو تھی برسات ابھی باقی ہے

گھر کے چھائے جو گھٹا شام کا دھوکہ تو ہوا
پھر لگا شام کی سوغات ابھی باقی ہے

کھیلتے خوب ہو چالوں سے تمہاری ہم نے
دھوکے کھائے ہیں مگر مات ابھی باقی ہے

جو نمایاں ہے یہی اُن کا تعارف تو نہیں
بوجھتا اُن کی سبھی ذات ابھی باقی ہے

رُک نہیں جانا یقیں آپ کی منزل یہ نہیں
منزلوں سے تو ملاقات ابھی باقی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

O

ہم اپنی حسرتوں کو ساتھ میں لیکر ہی جائینگے
تری محفل سے اُٹھیں گے تو چشمِ تر ہی جائیں گے

زمانے! تو ہماری یاد میں آنسو بہائے گا
یقیناً ہم یہاں کچھ کام ایسا کر ہی جائیں گے

کروگے اور کیا تم حد سے حد پر قینچ کردوگے
مگر یہ دل پرندے تو اُڑانوں پر ہی جائینگے

تمنّاؤں کے پنچھی دیکھیے معصوم ہوتے ہیں
اگر ٹیڑھی نظر رکھی تو بچّے ڈر ہی جائیں گے

میسّر کچھ نہیں تو وقت کا مرہم غنیمت ہے
کسی بھی طرح آخر زخم دل کے بھر ہی جائینگے

ابھی تصویر دیکھی ہے ابھی دل تھام کر بیٹھے
کبھی جب سامنے آؤ گے شاید مر ہی جائینگے

ٹھکانا اور کیا ہے؟ مولوی کی دوڑ مسجد تک
تمھاری بزم سے اُٹھے تو سیدھے گھر ہی جائینگے

کبھی تو اے یقینؔ آئیگی میٹھی نیند آنکھوں میں
نظر سے ہو کے کب تک خون کے منظر ہی جائینگے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ظاہر پہ ہیں وہ عکس مصوّر بُرے بُرے
باطن میں گھر بنانے لگے ڈر بُرے بُرے

سُنتے ہیں دوستو! کہ ہے دنیا بڑی حسین
پھر کیوں نظر میں آتے ہیں منظر بُرے بُرے

غیرت ہے غرق، رسمِ محبّت غروب ہے
تابندہ ہیں رواجِ مقرّر بُرے بُرے

تقدیر اُن کی داس ہے، وہ فیضیاب ہیں
بخشش ہمیں ہوے ہیں مقدّر بُرے بُرے

کُھلنے لگا ہے دل پہ جو یاروں کا اصل رنگ
الفاظ آرہے ہیں زباں پر بُرے بُرے

نیرنگیٔ خیال، طلسمِ سخن نہ پوچھ!
سپنے دکھائی دیتے ہیں اکثر بُرے بُرے

کانوں میں پڑ رہا ہے بہت بہتری کا شور
حالات بن رہے ہیں بگڑ کر بُرے بُرے

مغلوب ہیں تصوّرِ جاناں کی راحتیں
غالب ہیں زیست پر بت و پیکر بُرے بُرے

برسی ہیں فکرِ شعر پہ اس درجہ تلخیاں
ارضِ غزل پہ اُگتے ہیں آکھر بُرے بُرے

چاروں طرف سے ہلتی ہیں خبریں بُری بُری
اس دل میں اُٹھ رہے ہیں بوَنڈر بُرے بُرے

اب نکتہ دانِ فن ہیں نہ نقّاد ہیں یقیں
لکھ بالیقیں شعر سخنور بُرے بُرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

پتھروں کو پوج کر وہ دیوتا ہونے لگے
آدمی تو بن نہ پائے، لو خدا ہونے لگے

منزلوں سے دور کا بھی واسطہ جنکو نہیں
وہ سفر میں اب ہمارے رہنما ہونے لگے

آپ نے رسوا سرِ محفل کیا اچھا کیا
شہر میں اپنے بھی چرچے جابجا ہونے لگے

اب مصیبت میں ہوں، سُن کر دوست رشتہ دار سب
جانے کیوں ایک ایک کر مجھ سے جدا ہونے لگے

ہائے کیوں ظاہر کیا میں نے مرے غم کا سبب
خیریت جو پوچھتے تھے اب خفا ہونے لگے

اتنا کافی ہے ستمگر آسماں تیرے خلاف
مور کویل اور پپیہے ہمنوا ہونے لگے

اپنی اپنی کہہ رہے ہیں، میری کچھ سنتے نہیں
کیسے کیسے لوگ میرے آشنا ہونے لگے

اُن کی باتیں آسماں کی ہم ہیں دھرتی پر یقیں
وہ ہوئے سر مور اور ہم زیرِ پا ہونے لگے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور کب تک لوریوں - قصوں سے ہی بہلائیں گے
بھوک کھا کر، پیاس پی کر ہم نہیں سو پائیں گے

آنکھ والے کہہ رہے ہیں کچھ نظر آتا نہیں
اور اندھوں کا ہے دعویٰ راستہ دکھلائیں گے

آگے آگے چل پڑیں گے لولے لنگڑے دیکھنا
پاؤں والے ڈھونڈتے بیساکھیاں رہ جائیں گے

اُنگلیاں دانتوں تلے ہوں گی زباں والوں کی اب
گونگے بہرے مل کے محفل میں ترانے گائینگے

صبح دم ایسا لگا تھا روشنی کھل جائے گی
کیا خبر تھی کالے بادل آسماں پر چھائیں گے

کوئی گائے 'بھیروی' کوئی 'یمن' کوئی 'کھماج'
کیا کبھی ایسا بھی ہوگا ایک سُر میں گائیں گے

اب تو وہ جامہ تلاشی پر اُتر آئے یقیں
جیب میں رکھ کر زباں محفوظ کیا رکھ پائیں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہماری دسترس میں گر نہ آئینے ہوا کرتے
ہمیں اپنی ہی صورت پر گماں کتنے رہا کرتے

بُجھا دیتے نہ گھبرا کر جو بتّی اپنے کمرے کی
نہ جانے اپنے ہی سائے سے ہم کب تک ڈرا کرتے

ہمیشہ اُن کی آنکھوں میں تغافل ہی نظر آیا
اب ایسے میں ہم اُن سے گفتگو دل کی بھی کیا کرتے

نظر ملتے ہی آنکھوں نے حقیقت کھول دی دل کی
زباں سے جانے کب ہم ابتدا کب انتہا کرتے

کہیں بھی زلزلہ آئے یہاں دل کانپ اُٹھتے ہیں
مگر مشکل تو یہ ہے گھر زمیں پر ہی بنا کرتے

اگر مہنگی نہ ہوتی اس قدر تعلیم اے ناصح
تو ہم بھی اپنے بچّوں کا یقیناً کچھ بھلا کرتے

سخنور تو ہے جو انگلی اُٹھا دیتا بھی ہے ورنہ
یہاں معصوم لوگوں کو یہ دانشور چھلا کرتے

زمینِ دل پہ اکثر زلزلے آتے ہی رہتے ہیں
مکانِ دل کی اس پر ہم بھلا کیّا کلپنا کرتے

یقیں اس دنیا داری کے جھمیلوں نے جکڑ رکھّا
وگرنہ ہم کہاں ہوتے؟ نہ جانے کیا کیا کرتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہاں آرزوؤں کے گُل نہیں، یہاں حسرتوں کا غبار ہے
یہاں دفن ہیں مری دھڑکنیں، مرا دل نہیں یہ مزار ہے

یہاں شاخ شاخ سے پتّیوں کو جھڑا رہی ہے ہوا مگر
وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم کہیں کہ یہی تو فصلِ بہار ہے

مجھے جا رہا ہے تُو چھوڑ کر تُو نے سادگی سے یہ کہہ دیا
یہاں جان پر مری آ بنی تری دل لگی میں شمار ہے

کہیں لاٹھیاں، کہیں گولیاں، کہیں آگ ہے تو کہیں دھواں
مگر آپ کہتے ہیں دشمنوں کا یہ کوئی جھوٹا پرچار ہے

اے یقیںؔ! اب تو یہ غور کر، ہمیں کوئی کیوں یہ سکھا رہا
تو پٹھان ہے، میں کمہار ہے، وہ ہے راج پُت، یہ چمار ہے

کوئی گُل ضرور کھلائے گی اے یقیںؔ! اب یہ دوانگی
وہ ہیں چُور اپنے غرور میں یہاں سرکشی کا خمار ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وسعتِ آلام و ذلت دیکھیے
ہم فقیروں کی قناعت دیکھیے

یہ بھی اندازِ عداوت دیکھیے
ہم پہ کرتے ہیں عنایت دیکھیے

شہرِ نابینا میں چشمِ اشکبار
کر رہے ہیں کیا حماقت دیکھیے

یہ سکوتِ شام، یہ شہرِ جفا
پھر ہوئے طوفاں کی صورت دیکھیے

کب کا آ کر موسمِ بارش گیا
دھوپ میں اب بھی ہے شدت دیکھیے

تپتے صحرا کو بھگو کے چل دیا
ادنیٰ قطرے کی یہ جرأت دیکھیے

دنیا والو! اُن کو رکھیے گا معاف
ہم کو اُن سے ہے محبت دیکھیے

پُوجتے ہیں وہ تمنا آخری
سرکشوں کی بھی ہے وقعت دیکھیے

سُن کے ذکرِ رنگتِ خوں پست ہیں
اہلِ دل کی بھی شجاعت دیکھیے

اُڑ رہی ہیں حسرتیں آکاش میں
پر بریدوں کی یہ حالت دیکھیے

دم بخود ہے آج ہر اہلِ زباں
دورِ شور و شر میں حکمت دیکھیے

ہم یقیں اب بھی وہیں کے ہیں وہیں
اور جاری ہے مسافت دیکھیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

میری غزلوں میں ہے نہاں پڑھ لے
اب تو اس دل کی داستاں پڑھ لے

غور سے دیکھ میری آنکھوں میں
جتنی چاہے کہانیاں پڑھ لے

حال دل کا لکھا ہے چہرے پر
جس کو آتی ہو یہ زباں پڑھ لے

پیچ در پیچ کیوں مقدر ہے
اپنی قسمت کی گتھیاں پڑھ لے

اب تو پہچان اس کی فطرت کو
اس کا ہر سازشی بیاں پڑھ لے

رہ سکے یاد جو ہمیشہ تجھے
میرے چہرے کا وہ نشاں پڑھ لے

جتنے الزام تیرے سر ہیں یقیں
درج ہیں وہ کہاں کہاں پڑھ لے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ ترکِ قرار، اصرارِ عبث، جب عشق کی فطرت بن جائے
بیبیات دلوں میں پیوستہ الفت بھی عداوت بن جائے

آؤ تو ابھی آ جاؤ، صنم، پھر کس سے گلہ کر پاؤ گے
ایسا نہ ہو حسرت چھیڑ دے دل اور صبر قیامت بن جائے

تیرے حسن کی سودائی نظر اور وصل سے نسبت ہے دل کو
ہو جائے تو ہو جائے، اک دن میرا عشق حکایت بن جائے

یوں ظلم و ستم سہہ کر اے دل! چپ رہنا خردمندی ہے اگر
پھر حکمتِ ناداں سے کہہ دے اچھا ہے جہالت بن جائے

وہ شوخ نظر، وہ وعدہ شکن اک بار کرم مجھ پر کر دے
پھر ترکِ تعلق بھی اس کا دلبر کی عنایت بن جائے

جب ظالم ہی بن جائیں خدا اور پاپ کرم لیلائیں بنیں
تب کیوں نہ ستم ایمان بنے اور ظلم بشارت بن جائے

مایوس تمنا، دل ویراں، نظروں میں پڑا خوابوں کا قحط
جب وہ ہی نہیں اس جیون میں کیسے مری قسمت بن جائے

اظہارِ محبت ہی کر دو یا صاف عداوت پر آ ؤ
توبہ نہ تغافل پیشہ نظر یوں جان کی آفت بن جائے

کبھی در سے تصور کی چلمن ہٹ جائے، صبا کی دستک سے
دلبر ہو بہ رو ہے، چشم ٹھہرا کوئی لمحہ کرامت بن جائے

کیوں کوئی کسی کا ہے نہ یہاں کیسی ہے یہ یُگ کی سچائی
اب تو اے زمانے کاش تری کچھ اور حقیقت بن جائے

دیکھو تو یقیناً اب سازِ وفا خاموش ہی رہتا ہے اکثر
ایسے میں کوئی چھیڑے جو غزل پیغامِ مسرت بن جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ہم چلے
کسم چلے

آئے تم
غم چلے

تم میں ہم
رم چلے

تم رہو
دم چلے

ہر طرف
بم چلے

اب ہوا
نم چلے

لو یقین
ہم چلے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

دھول کے ہیں سحاب کیا دیں گے
یہ زمینوں کو آب کیا دیں گے

جن کو کھلنے سے پہلے توڑ لیا
خوشبو ایسے گلاب کیا دیں گے

مے کدے مہرباں ہیں واعظ پر
میکشوں کو شراب کیا دیں گے

یہ سمندر جو خود ہی پیاسے ہیں
تشنہ کاموں کو آب کیا دیں گے

گھل کے پینے لگے ہوں جب ناصح
تب نصیحت جناب کیا دیں گے

سکھ ملا ہی نہیں کوئی جن کو
وہ دکھوں کا حساب کیا دیں گے

خواب دل کو سکون دیتے ہیں
یہ کسی کو عذاب کیا دیں گے

بھر گئی ریت خشک آنکھوں میں
اس سے آگے سراب کیا دیں گے

تنگ ذہنی سے جو لکھی ہوں یقین
ان کتابوں کے باب کیا دیں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

دل میں وہ دکھ کا راغ رکھتا ہے
آئنہ پر نہ داغ رکھتا ہے

یہ نہ سمجھو کہ وہ نہ سمجھے گا
وہ بھی کچھ تو دماغ رکھتا ہے

دیتا ہے روشنی بھی تیز اُتنی
آنکھ جتنی چراغ رکھتا ہے

یوں تو کانٹوں سے بھر گیا ہے مگر
غنچہ و گل بھی باغ رکھتا ہے

اُس سے کچھ تو دھواں بھی اُٹھیگا
روشنی جو چراغ رکھتا ہے

اُس کو سمجھا کے کون آفت لے
وہ زیادہ دماغ رکھتا ہے

بے خبر خود سے ہو مگر وہ یقین
دنیا بھر کا سُراغ رکھتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

طوفاں میں جیوں کشتی ہر آن جھکولے کھائے
ارمان سے خالی دل بے جان سا دھڑکے جائے

آزاد فضائیں ہیں، گھٹتا ہے نفس پھر کیوں
کیوں نفس پریشاں ہے، کیوں جینے سے جی گھبرائے

اُلجھے ہوئے دھاگوں کی اُلجھن سا ہوا جیوں
اِک گانٹھ کو کھولیں تو اِک گانٹھ نئی پڑ جائے

خوش باش سے ہے دل اپنا، جیوں بودِ قفس میں بُل
ہر سمت سلاخیں ہیں، کس کس سے وہ سر ٹکرائے

حیران ہے گرداں ہے، دل صحرائے ماضی میں
اس حالِ گریزاں میں دم کیسے کوئی لے پائے

ظالم کو سبق لازم، ناداں کو نصیحت خوش
عالم ہے یقین از خد، پھر کون اُسے سمجھائے

ایوانِ غزل غالب، بنیاد میں خسرو، میر
دیوانِ یقین اُس کی کاش اینٹ کوئی بن جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ابھی غصّے کو ملتوی کر دے، ابھی شکوے تمام رہنے دے
مشکلوں سے جو پائی ہے فرصت اسے الفت کے نام رہنے دے

کب تھی دل تجھ سے دشمنی اپنی، دین و دنیا سے کب بنی اپنی
پیش رُو اب ہے جاں کنی اپنی، پھر بھی جینے سے کام رہنے دے

زیست دریا بھی ہے حباب بھی ہے، اک حقیقت بھی ہے سراب بھی ہے
خانۂ دل مگر خراب بھی ہے، کیا ہے اب اسکا دام رہنے دے

دُکھ سے آلود زندگانی ہے، اس پہ ظالم کی کج ادائی سے ہے
ہوش کھونے کو بس یہ کافی ہے، ساقیا! اپنا جام رہنے دے

کوٹھیوں میں غزل نہ رم پائی، کچھ نہ قیدِ خواص راس آئی
بن کے مفلس کی اب زباں آئی، اسکے دل میں عوام رہنے دے

تیرے جلووں پہ رنگ و آب تو ہے، زلفِ پُرخم پہ پیچ و تاب تو ہے
غمِ گیتی کا کچھ جواب تو ہے، مگر اس کو دوام رہنے دے

جمع تو کر رہا ہے رختِ سفر، یک قدم کی تجھے نہیں ہے خبر
کہاں جانا ہے پہلے طے تو کر، ابھی یہ "نام جہاں" رہنے دے

راج اپنوں کا بھی تو ایسا ہے، وہ ہی قیدِ فرنگ جیسا ہے
آدمیت سے بڑھ ہی پیسا ہے، دیکھا تیرا نظام رہنے دے

صبح کی دھوپ اب تو خواب ہوئی، دن کی تصویر جیوں سراب ہوئی
شب یہ روشن سہی عذاب ہوئی، ذکرِ سایۂ شام رہنے دے

اشکِ پیہم کی داستاں ہے یقین، فردِ ناچار کی زباں ہے یقین
شعر گوئی کی حد کہاں ہے یقین، جاری اپنا کلام رہنے دے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نو صدی! پیش کروں کیا نئی اگوائی میں؟

خون آلود زمیں، چرخ ہے آتش افگن
قتل و غارتگری کے فن میں ہوائیں ہیں مگن

مہر و مہ کی بھی وحشیانہ حکومت ہے بپا
خوف ہر شے میں، ہر اک جان میں دہشت ہے بپا

شورِ محشر ہے فضاؤں میں دشائیں خاموش
خلقِ مظلوم گریزاں ہے فنا ہے ہر ہوش

دل دھڑکتے ہیں نہ انفاس کی نکہت ہے کہیں
پھول کی کیا کہیں اب غنچہ بھی محفوظ نہیں

اسلئے ضم ہے مرے عصر کی پیشانی میں
نو صدی! پیش کروں کیا تری اگوائی میں؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھوں روتی ہیں زمانے کی فسردہ آنکھیں
آ! کہ وا ہیں ترے محبوب کی گھایل باہیں

تیری آمد کی خبر جھوٹی تسلّی ہی سہی
بحرِ ظلمات میں پتوار تجلّی ہی سہی

اک تمنّا تو جگا، شب کو جو پہلو بدلے
کوئی اُمّید ہی دے اب کہ یہ دل کچھ بہلے

کاش تو آئے، ترے ساتھ بہاریں آئیں
توبتِ انس و وفا کی وہ صدائیں آئیں

کہ لہو میں نہ کبھی پھر یہاں نیزے ڈوبیں
وادیوں میں نہ کہیں نوحہ و نالے گونجیں

صبح کا خواب جو ٹوٹے، ہو شعاؤں کا نمود
چار سو قایم و دائم ہو اُجالوں کا وجود

قلب روئے نہ کسی آنکھ سے پانی ہی بہے
میں غزل گاؤں تو وہ مرثیہ خوانی نہ لگے

آگے اب گزرے ہر اک لحظہ یقین الفت میں
آدمی آدمی بن جائے تری صحبت میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اجی بڑے سکون سے گزر رہی ہے زندگی

بگوں سے آہٹوں پہ کان دھر رہی ہے زندگی
قدم قدم پہ دم بخود بکھر رہی ہے زندگی
خود اپنے پاؤں کی صدا سے ڈر رہی ہے زندگی
اجی بڑے سکون سے گزر رہی ہے زندگی

صحیح کیا؟ غلط ہے کیا؟ یہ تولنا محال ہے
زبان ہے مگر زباں کا کھولنا محال ہے
ہمارے گھر میں ہی ہمارا بولنا محال ہے
کسی کو اب کسی کا دل ٹٹولنا محال ہے

بُرا ہے وقت اور بُرائی کا بیان ہے بُرا
تو کیا بتائیں زندہ ہے کہ مر رہی ہے زندگی
اجی بڑے سکون سے گزر رہی ہے زندگی

ملے اصول خاک میں رکھے ہیں فرض طاق میں
محبتوں کو بھول کر پڑے ہیں دل نفاق میں
نہ لغزشیں ہیں وصل کی نہ لطف ہے فراق میں
عجیب انشقاق ہے سکوتِ اتفاق میں

خبر ہے گرمِ حُسنِ کائنات خوفناک ہے
مگر ہر اک خبر سے بے خبر رہی ہے زندگی
اجی بڑے سکون سے گزر رہی ہے زندگی

نہ دانہ پیٹ میں نہ روزگار دستیاب ہے
نہ حیرتوں کے آبشار ہیں نہ فصلِ خواب ہے
نگاہِ تشنگی میں صرف بحرِ اضطراب ہے
یقین حالِ روزگار ہر طرح خراب ہے

نہ چہرہ ہے نہ زلف ہے نہ جسم ہے نہ آئینے
مگر سُنا ہے دن بدن سنور رہی ہے زندگی
اجی بڑے سکون سے گزر رہی ہے زندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جرس پہ ڈنکا لگانا ہوگا

سُوتنتر تا کا وہ سپنا جن گن کے من میں پھر سے جگانا ہوگا
صدائے زنجیرِ دست و پا سے حریمِ زنداں گنجانا ہوگا
ابھی تو آگے سفر ہے باقی جرس پہ ڈنکا لگانا ہوگا
کبھی جو رستہ چنا تھا ہم نے اب اس کی منزل کو پانا ہوگا

وطن میں اب بھی پیٹ کے ماؤں سے بھوکے بچے بلک رہے ہیں
بغیر روزی جوان ارماں لُٹا کے عصمت بسک رہے ہیں
ہے اب بھی "ہوری" کی جاں پہ قرضے کا بوجھ پاؤں میں بیڑیاں ہیں
وہی اندھیرا، وہی حکومت کے ظلم و وحشت کی آندھیاں ہیں
نئے سویرے کے واسطے اب نیا ہی سورج اُگانا ہوگا

"سبھاش" "لالا" "تلک" "بھگت سنگھ" نے جن کی خاطر لُٹا دیں جانیں
کہاں وہ آزادیاں؟ کہاں وہ کھلے گگن کی کھلی اُڑانیں
وہی قفس ہے، وہی سلاخیں، وہی پرندے، وہی شکاری
وہی لڑائی ہے اب بھی جاری، جو جیت کر بھی تھی ہم نے ہاری
نئی صدی کی نئی ہوا میں، نیا پھریرا اُٹھانا ہوگا

اب اس چمن کی ہمیں کریں گے خود اپنے ہاتھوں سے باغبانی
تبھی کھلیں گے تبسّموں کے غنچے فضا میں مہکیگی شادمانی
نہ ہوگا اونچا نہ نیچا کوئی نہ رنگ و نسلوں کا بھید کوئی
ہمیں اُکھاڑیں گے مل کے آپس کو جو ہم نے نفرت کی بیل بوئی
ہمیں ہی گنگ و جمن کا پانی پوتر پھر سے بنانا ہوگا

یقین نو یُگ کا نو قلم سے رچیں گے اِتہاس اپنے دم سے
سیاہ جس کا ورق ہو کوئی نہ رنگ فق سے نہ رنج و غم سے
کریں گے اب ہم وطن کی دھرتی پر ایسے انس و وفا کی فصلیں
جلیں نہ آگے دُکھوں کی جوالا میں آنے والی ہماری نسلیں
ابھی ہلا دو اِس آسماں کو، ابھی بگل یہ بجانا ہوگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہمیں سب پتا ہے

پتا ہے، پتا ہے، ہمیں سب پتا ہے
کہ دولت ہی اُن کا ہے اک رب پتا ہے

اُنہیں قوم سے کیا ہے مطلب کہ وہ ہیں۔
غرض دوست اور آدمیت کے دشمن
لڑاتے ہیں آپس میں جو مفلسوں کو۔
سیاست کے پیکر، محبت کے دشمن
وطن کا لہو پی رہے ہیں مسلسل۔
ستم پیشہ ظالم، شرافت کے دشمن
اب ان کی ہر اک چال کا، ہر قدم کا۔
ہر اک لفظ کا ہم کو مطلب پتا ہے
پتا ہے، پتا ہے، ہمیں سب پتا ہے

چلا کر ہمارے ہی سینوں پہ خنجر۔
جو لاشوں پہ گھڑیالی آنسو بہاتے
جلا کر بڑے شوق سے بستیوں کو۔
سرِ عام جشنِ چراغاں مناتے
بہا کر لہو بے گناہوں کا اکثر۔
وہ سڑکوں پہ ہولی کا منظر بناتے
'اہنسا' کی اس خوبصورت کہانی کی۔
ساری حقیقت ہمیں اب پتا ہے
پتا ہے، پتا ہے، ہمیں سب پتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کسے یاد ہیں اب شہیدوں کے قصے
خبر ہے کسے حال اب بے کسوں کا
پڑوسی کے گھر کا دیا کیوں بجھا ہے
کسے علم ہے کیا سبب ہے دکھوں کا
یہاں سب کو اب صرف اپنی پڑی ہے
ہے فرصت کسے پوچھے غم دوسروں کا
زوالِ ضمیرِ بشر اس قدر ہی
زوالِ وطن ہے، انہیں کب پتا ہے؟
پتا ہے، پتا ہے، ہمیں سب پتا ہے

فریب اور آگے نہیں کھائیں گے اب
بنے ہیں وہ کیسے صنم جانتے ہیں
وہ کس 'راشٹر' کا واسطہ ہم کو دیتے؟
'سراج'، ان کا کیسا ہے؟ ہم جانتے ہیں
اب ان کے ارادوں سے مقصود سے بھی
ہیں ہم خوب واقف، وہ کم جانتے ہیں
وہ کس آڑ میں درس کیا ہم کو دیتے
کتابیں وہ ان کی، وہ مکتب پتا ہے

یہ مسجد کی باتیں، یہ مندر کے جھگڑے
مذاہب کے جھنڈے دکھاوے ہیں سارے
یہ فتوے، یہ فتنے، یہ نعرے، یہ بلوے
فقط لوٹنے کے بہانے ہیں سارے
وہی سنت، وہ مولوی، وہ ہی نیتا
یہ چہرے تو نقلی مکھوٹے ہیں سارے
ہمیں ان کے نام و نسب، دین و ایماں
اور ان کا یقیں، اصل مذہب پتا ہے
پتا ہے، پتا ہے، ہمیں سب پتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہماری آزادی کی پچاسویں سال گرہ پر

دیش، گنر اجیے، بنا آج کے دن
راج اپنوں کا ہوا آج کے دن

شب کٹی، آئی مگر ہاتھ یہ صبح بیمار
اس اندھیرے سے اُبھرنے کے نہ تھا ہیں آثار
دل پہ یہ قہر گرا آج کے دن

گئے انگریز پر انگریزی حکومت نہ گئی
وہ ہی ظالم، وہی ظلموں کی ہے ظلمت نہ گئی
کوئی سورج نہ دکھا آج کے دن

ہے شہیدوں کی شہادت پہ ہمیں ناز مگر
بند ہے آج بھی مظلوم کی آواز مگر
نیائے کا قتل ہوا آج کے دن

ہر برائی کو ملی ڈھال یہاں پیسے کی
علم و نیکی پہ، 'دشاسن' نے نظر ایسے کی
کھینچ لی تن کی ردا آج کے دن

دسترس سے سوا دکھوں کے ہر اک شئے نکلی
نون، دال، آٹا، دوا، لکڑیاں، پانی، بجلی
کیسا قانون بنا آج کے دن

ہوئے آزاد ہمیں یوں تو ہوئے ورش پچاس
مگر آزادی کو حاصل ہے وہی قید خواص
دیس مجبور رکھا آج کے دن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اب بھی مفلس کے شکم کے لیے روٹی ہے ہوا
دستِ مزدور سے اب بھی وہی روزی ہے ہوا
کہاں بدلی وہ ہوا آج کے دن

اب بھی بنئے کی بہی میں ہی بسکتا ہے غریب
اپنے بچوں کے پڑھانے کو ترستا ہے غریب
بھاگئے اُس کا نہ پھرا آج کے دن

چھاتیاں دودھ سے خالی ہیں ابھی ماؤں کی
نوشتۂ بن نگیں ہے عصمت یہاں ابلاؤں کی
کچھ نہ تبدیل ہوا آج کے دن

سچ سبھی جھوٹ سے ہر سمت پراجت ہیں یقیں
اپنی ہی چھت کے تلے بھی اسرِ گشت ہیں یقیں
حق پہ غالب ہے جفا آج کے دن

بعد آزادی کے بھی حقِ مناسب نہ ملا
مگر افسوس تجھے اس کا نہ شکوہ نہ گلہ
کیوں تو چپ چاپ پڑا آج کے دن

سوچ کچھ جن پہ کیا تو نے کبھی اتنا یقیں
سوچ اُنہوں نے تجھے کیا کیا دیا اور کتنا یقیں
ظلم و ذلت کے سوا آج کے دن

کاٹنی ہے ارے زنجیرِ غلامی پھر سے
جنگِ آزادی کی رَو کو دے روانی پھر سے
پرچمِ جنگ اُٹھا آج کے دن

یہ نہیں ہے کہ کوئی راہ یقیں آگے نہیں
ہاں! اگر نیند کے پہلو سے ابھی جاگے نہیں
پھر نہ کچھ ہوگی شفا آج کے دن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہ جائیے ۔ نہ جائیے

ادھوری بات چھوڑ کر نہ جائیے نہ جائیے
سسکتے دل کو توڑ کر نہ جائیے نہ جائیے
مری غزل تڑپ اٹھے، نہ ایسے زخم دیجیے
گھڑی خوشی کی رو پڑے نہ اس قدر ستائیے

یہ دلفریب حسن کا غرور پھر کبھی سہی
شکایتوں کا دوست یہ فتور پھر کبھی سہی
یہ روٹھنے کی رسم تو حضور پھر کبھی سہی
ابھی تو بات کیجیے، ابھی تو مان جائیے

گزر بھی جائے گی حیات دو دنوں میں اے حبیب
ہے یہ سماں بڑا عجیب، درد دل میں ہے عجیب
کہ بیٹھیے ذرا سی دیر آج کچھ مرے قریب
یوں دور سے کھڑے ہی ہاتھ مت ہلائیے

کتابِ دل پہ جو چڑھے رہے کسی غبار سے
ورق ورق پہ جو کبھی لکھے تھے تم نے پیار سے
وہ ان گنت سے فلسفے، وہ شب بشمار سے
وہ ان کہے سے، ان سنے سے من کے گیت گائیے

کہانی آبشاروں کی کہ زلزلوں کی مت سنو
صدا ہوا کی گرجنا بھی بادلوں کی مت سنو
تم اپنا درد تو کہو، مرے دکھوں کی مت سنو
غموں کی شب طویل ہے کہ بات کچھ چلائیے

کہ چھوڑیے یقین آپ آج الجھنوں کی بات
قریب بیٹھ کیجیے حسین موسموں کی بات
سمجھ سکیں کہ سن سکیں ہم اپنی دھڑکنوں کی بات
کہ اپنے دل کو میرے دل کے اتنا پاس لائیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہماری داستاں سی ہے

بہاروں پہ خزاں سی ہے، فضا بھی بیزباں سی ہے
خموشیوں میں گونجتی ہماری داستاں سی ہے

حسین ملن کی وہ گھڑی، وہ ایک لمحہ شاد سا
بھلا دیا کسی نے کیوں گئے دنوں کی یاد سا
مجھے تو ایسے یاد ہے کہ جیسے کوئی حادثہ
ہر ایک آرزو مری کہ اب تو بیمکاں سی ہے

وہ وعدے اب کہاں گئے، کہاں گیا قرار وہ
کہاں وہ حسرتیں گئیں، کسی کا انتظار وہ
کہاں وہ چھیڑ چھاڑ سی، کہاں گیا کہ پیار وہ
گھڑی کسی کے ہجر کی یہ کوئی امتحاں سی ہے

یہ جانے کیا ہوا مجھے، دیا تھا جیسے بجھ گیا
ہوئی غموں کی بھور سی، دھواں سا دل سے اٹھ رہا
تڑپ اٹھی ہر آرزو، سسک رہا ہے من مرا
کہ اب تو ساری زندگی تو بپھرے آسماں سی ہے

کسی کا ڈر سے چیخنا، کسی کی کھلکھلاہٹیں
یہاں وہاں لگا چھپے، چھپا چھپی کے کھیل میں
میں سن رہا ہوں آج بھی کسی کی مند آہٹیں
نظر ہے اب بھی منتظر، نگاہ بیزباں سی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

یہ 'بیر بھاؤ' چھوڑیے، یہ نفرتیں ہٹائیے
وطن کے نام کی جہاں میں دھول مت اڑائیے
دلوں میں اب کسی طرح تمنّئے تا جگائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

جو دشمنی سکھائے وہ نہ درسِ دین چاہیے
جو قوم کو لڑائے ایسا دھرم بھی نہ چاہیے
نہ یوں اذانیں دیجیے، نہ جھالریں بجائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

زمیں پہ 'لوکتنتر' کی نہ بھیں بھاؤ بوئیے
سہولتوں کے نام پر نہ اونچ نیچ روپیے
نہ کرسیوں کے واسطے یوں نفرتیں اگائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

مجور ہوں، کسان ہوں، کہ رکشے والے یا تیلی
انہیں بھی حق ہے جینے کا کہ یہ بھی تو ہیں آدمی
نہ شہرے ان کو ووٹ کی بساط کے بنائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

یہ آدمی کا خون گرم کولتار تو نہیں
یہ جھگیاں ترقیوں کی رہگزار تو نہیں
نہ سڑکیں یوں بنائیے، نہ بستیاں اجاڑیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں دھواں وہ چمنیوں کا، زندگی کا خون ہے
جو جگمگا رہا محل میں روشنی کا خون ہے
گھروں میں اپنے رہبرو! نہ یوں دیے جلائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

نہیں رہیں جو پاس سوکھے گھاس کی بھی روٹیاں
یہ بن بلاؤ نوچنے لگے ہماری بوٹیاں
تسلیوں کے دشت میں سراب کیا دکھائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

عبث ہیں منمناؤ - بیر بھاؤ خاک ڈالیے
ہوئی جو بھول بھول سے اسے بھی بھول جائیے
بڑھا کے ہاتھ دوستو! ہمیں گلے لگائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

یہ 'ویاکرن' کے کھیل - لفظوں کی کراتیں عبث
یہ 'شبد ویوہ' یہ ہنر کی کشتیاں بھی ہیں عبث
سخنورو! ہمیں تو سیدھا راستہ دکھائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

عبث ہیں لفظ، 'جھیل' 'پیڑ' 'دھوپ' 'چھاؤں' 'چاندنی'
فضول سیر آسماں جو بھوکا سوئے آدمی
مزائلوں سے یوں نہ آگ پیٹ کی بجھائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

نہ آئیں منزلیں ابھی نہ راستے ابھی رکے
نہیں مقام یہ وہ جس کے واسطے قدم بڑھے
ٹھہر گیا ہے راہ میں یہ کارواں بڑھائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

کہ دہشتوں کے یہ درخت بھی سکون دیگے کیا
یہ وحشتوں کے آئینے وطن کو خون دیگے کیا
یقین پھول پیار کے چمن میں کچھ کھلائیے
جو ہو سکے تو آدمی کو آدمی بنائیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شہر کوٹہ کی شان میں

رونق و زینت ہے، بار و آن ہے اس شہر کی
سچ کہا، چمبل ندی ہی جان ہے اس شہر کی

شہر یہ مشہور ہے بجلی بنانے کے لئے
خود مگر مجبور کیروسن جلانے کے لئے
جھونپڑوں سے روشنی انجان ہے اس شہر کی

ہو نہ ہو گرمی میں پیاسوں کے لئے کچھ انتظام
سڑ رہے ہوں جابجا سنٹکس بن پانی تمام
ہاں مگر فوّاروں سے پہچان ہے اس شہر کی

تیز رفتاری صفت ہے وقت کی کیا کیجئے
ہر قدم در پیش ہیں یوں در پئے جاں حادثے
اس پہ بھی اپنی نرالی شان ہے اس شہر کی

ہر طرف اندھیر گردی اور دہشت ہے مکیں
رہزن و رہبر میں کوئی فرق ہی باقی نہیں
عام جنتا بیدر و دربان ہے اس شہر کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مطلب و موقع پرستی ہی نئی تہذیب ہے
بغض و کینہ و حسد اس شہر کی تہذیب ہے
نیتِ حرص و ہوس ایمان ہے اس شہر کی

جو فراقِ رزق میں لوگ آتے ہیں بیرون سے
بنگ سے، کشمیر سے، کیرل سے یا رنگون سے
فاقہ کش وہ خلق بھی مہمان ہے اس شہر کی

بین الاقوامی تجارت نے دکھایا رنگ یوں
بند ہیں سب کارخانے شہر ہے یہ تنگ یوں
اسلیئے ہی ٹھپّ ہر دوکان ہے اس شہر کی

ہر دو ناپیشہ یقیں اب بیسر و سامان ہے
وہ ہی مالامال ہے جو شخص بے ایمان ہے
الغرض عقل و خرد حیران ہے اس شہر کی

سچ کہا، جہلم ندی ہی جان ہے اس شہر کی
رونق و زینت ہے، ہاروان ہے اس شہر کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

لکھنا سیکھ لے

نام کے اپنے تو اکشر چار لکھنا سیکھ لے
ساتھ میں اپنا کوئی دلدار لکھنا سیکھ لے

حرف اِک اِک کی ہر اِک پہچان کو پہچان لے
ہر سبق لکھ لکھ سمجھ لے یاد کر لے جان لے
پھر ملا 'پے' 'یے' 'الف' 'رے' 'پیار' لکھنا سیکھ لے

حرف سے جب حرف ملتے' لفظ بن جاتے ہیں وہ
لفظ کچھ جب ساتھ بیٹھیں جملہ کہلاتے ہیں وہ
یہ اثر ہے بھی ایکتا کا یار لکھنا سیکھ لے

کیا زبر اور زیر ہیں پھر کام کیا ہے پیش کا
کون دشمن دوست رشتہ دار ہے اس دیش کا
کس کی تابعدار ہے سرکار لکھنا سیکھ لے

سیکھ لے گنتی گنا اور جوڑ باقی بھاگ بھی
جان لے ہیں پیٹ کتنے اور ان کی آگ بھی
اور کتنے ہاتھ ہیں بیکار لکھنا سیکھ لے

بھوک تیری پیاس تیری کیش کرتے وہ جناب
بہتا ہے تیرا پسینا عیش کرتے وہ جناب
محنتیں کتنی یہاں لاچار لکھنا سیکھ لے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک جھٹکے میں کرے ایمان کے ٹکڑے ہزار
آدمی اور آدمیت کے کرے ٹکڑے ہزار
ہے سیاست وہ عجب تلوار، لکھنا سیکھ لے

بِک رہی ہیں اُن کے بدلے میں کتنی بیٹیاں
بہنیں کتنی بِک گئیں؟ بیوی بِکی کیوں کر میاں
صرف کارن بھوک کی ہے مار، لکھنا سیکھ لے

مال کتنا پھینکا جاتا ہے سمندر میں یہاں
توڑتی ہیں دم ضرورت کتنی گھر گھر میں یہاں
روز بڑھتے بھاؤ اور بازار، لکھنا سیکھ لے

در حقیقت تیری اُجرت میں اضافہ کتنا ہے
تیرا بونس اُن کا سالانہ منافع کتنا ہے
کتنی لاگت کے ہیں سب اوزار، لکھنا سیکھ لے

کل چھنا رہنے کا گھر اور آج شاید روٹیاں
کل کو نوچینگے وہ تیرے جسم سے بھی بوٹیاں
چھننے سے پہلے تو ہر ادھکار، لکھنا سیکھ لے

ظلم سے انصاف کی امّید ناحق ہے مگر
زندگی سی زندگی پانا تیرا حق ہے مگر
مانگنا ظالم سے ہے بیکار، لکھنا سیکھ لے

کیوں سبق نفرت کا وہ ہر پل سکھاتے ہیں ہمیں
کون ہیں؟ مل جائیں گے جو چھل سکھاتے ہیں ہمیں
صرف آپس کا یقین اِک بار، لکھنا سیکھ لے

نام کے اپنے تو اکشر چار لکھنا سیکھ لے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

برِ غزلِ فیضِ احمد فیضؔ

اُس کو سب کچھ بتا کے دیکھ لیا
ہم نے آنسو بہا کے دیکھ لیا
غم پہ پردہ گرا کے دیکھ لیا
رازِ اُلفت چھپا کے دیکھ لیا
دل بہت کچھ جلا کے دیکھ لیا

اب کہاں کوئی پردہ داری ہے
آپ نے جو کیا وہ کافی ہے
اب بھی اُمید کیوں وفا کی ہے
اور کیا دیکھنے کو باقی ہے
آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا

نہ سہی اچھے وہ بُرے نہ ہوئے
چھوڑ کر مجھ کو غیر کے نہ ہوئے
مگر آثار یہ بھلے نہ ہوئے
وہ مرے ہو کے بھی مرے نہ ہوئے
اُن کو اپنا بنا کے دیکھ لیا

بُت کا افسانہ کچھ سُنا ہم نے
کچھ تھا سمجھایا ہمکو موسم نے
کچھ کہا چپکے چشمِ پُرنم نے
آج اُن کی نظر میں کچھ ہم نے
سب کی نظریں بچا کے دیکھ لیا

کچھ ادائے ستم بھی ہو نہ سکی
آہ و زاری جُرم بھی ہو نہ سکی
آنکھ ہنس ہنس کے نم بھی ہو نہ سکی
فیضؔ تکمیلِ غم بھی ہو نہ سکی
عشق کو آزما کے دیکھ لیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

چلیں حادثوں کی وہ آندھیاں کہ سفر نہ ہم سے کیا گیا
گرا سر پہ اپنے یوں آسماں کہ گھروں سے پاسِ وفا گیا
جسے سمجھا دوست معتبر کہ وہی تو دے کے دغا گیا
وہ تہمتوں نے ڈالے ہیں وسوسے کہ دلوں سے خوفِ خدا گیا
وہ پڑی ہیں روز رقابتیں کہ خیالِ روزِ جزا گیا

یہ چمن پہ کیسی بہار ہے؟ کسی شاخ پر بھی نہ گل کھلے
گھلیں سسکیوں میں یوں خواہشیں، بجھے حسرتوں کے سبھی دیئے
جو صدا اٹھی دلِ چاک سے 'مرے نام فتوے دئے گئے'
جو نفس تھا خارِ گلو بنا' جو اٹھے تو ہاتھ لہو ہوئے
وہ نشاطِ آہِ سحر گئی' وہ وقارِ دستِ دعا گیا

نہ شکایتوں کی گھٹا چھٹی' نہ وہ بارشیں ہوئیں پیار کی
گریں بجلیاں غمِ ہجر کی' کبھی وصل کی جو گہار کی
کوئی چارہ گر ہی نہ مل سکا جو کرے دوا غمِ یار کی
نہ وہ رنگ فصلِ بہار کا' نہ روش وہ ابرِ بہار کی
جس ادا سے یار تھا آشنا وہ مزاج بادِ صبا گیا

ہے حیات دریائے بیکراں یہاں بدحواس ہے ہر دشا
ہیں اندھیرے یاس کے' آس کا نہیں آس پاس کوئی دیا
اے مسافرو! یہیں روک لو ابھی آرزوؤں کا قافلہ
ابھی بادبان کو تہہ رکھو' ابھی مضطرب ہے رخِ ہوا
کسی راستے میں ہے منتظر وہ سکوں جو آ کے چلا گیا

کبھی یادِ وصل گراں ہوئی تو غمِ فراق بھلا گئے
اٹھی بحرِ دل میں جو موجِ غم تو خوشی کے نقش مٹا گئی
ہوئی بے قراریٔ دل عیاں تو تپشِ دل کو ہلا گئی
جو طلب پہ عہدِ وفا گیا تو وہ آبروئے وفا گئی
سرِ عام جب ہوئے مدعی تو وقارِ دستِ دعا گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

آ بھی جاؤ کہ پشیماں ہیں ترانے کب سے
آرزوؤں کے گریزاں ہیں فسانے کب سے
حضرتِ دل بھی پریشاں ہیں نہ جانے کب سے
حسرتِ دید میں گزراں ہیں زمانے کب سے
دشتِ اُمّید میں گرداں ہیں دِوانے کب سے

کب سے آیا نہیں نظروں کے فلک پر مہتاب
تیری حسرت کے ستارے بھی ہیں کب سے بے آب
کب سے پلکوں پہ نہ چمکا کوئی گوہر نایاب
دیر سے آنکھ پہ اُترا نہیں اشکوں کا عذاب
اپنے ذمّے ہے ترا قرض نہ جانے کب سے

عشقِ جاناں ہی خراب اور بھی حالات خراب
چشمِ بیکس سے رواں بھی نہیں سیلِ خوناب
خواب سب صحرا ہوئے اور تمنائیں سراب
کس طرح پاک ہوئے آرزو کھوؤں کا حساب
درد آیا نہیں دربار سجانے کب سے

لئے بیٹھا ہے نشانہ دلِ مضطر پہ جہاں
تیر زن چھوڑ نہ دے دستِ ستم سے یہ کماں
پیشتر اس سے کہ ظاہر ہو کوئی دردِ نہاں
پُر کرو جام کہ شاید ہو اسی لحظہ رواں
روک رکھا ہے جو اک تیرِ قضا نے کب سے

ہر نفس پر یہاں تعینات ہیں ظالم جلّاد
اب تو ہونے لگے تہذیب و ادب بھی برباد
سر سے گزری ہے یقیں عہدِ ستم کی بیداد
فیض پھر کب کسی مقتل کو کریں گے آباد
لب پہ ویراں ہیں شہیدوں کے فسانے کب سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کسی جنّت کی ہم نے چاہ نہ کی
بندگی میں بھی شب سیاہ نہ کی
کی محبّت کسی سے خواہ نہ کی
شیخ صاحب سے رسم وراہ نہ کی
شکر ہے زندگی تباہ نہ کی

وادیٔ دل میں تیرے پاؤں پڑے
چشمۂ آرزو اُبلنے لگے
کیا کسی کے ہم اپنے بھی نہ رہے
تجھ کو دیکھا تو سیر چشم ہوئے
تجھ کو چاہا تو اور چاہ نہ کی

ظلمِ پیہم سے لرزہ بر تھی زمیں
غنچہ۔ غنچہ تھی خوں چکاں تھی جبیں
پھر بھی کچھ بات تھی کہیں نہ کہیں
تیرے دستِ ستم کا عجز نہیں۔
دل ہی کافر تھا جس نے آہ نہ کی

شورِ نفرت اُٹھا ہے شہر میں فیض
ہر کوئی غم زدہ ہے شہر میں فیض
اک نئی کربلا ہے شہر میں فیض
کون قاتل بچا ہے شہر میں فیض
جس نے یاروں سے رسم وراہ نہ کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

○

کوئی آہٹ جگاتی رہی رات بھر
ہم کو تارے گناتی رہی رات بھر
غم کی محفل سجاتی رہی رات بھر
آپ کی یاد آتی رہی رات بھر
چاندنی دل دکھاتی رہی رات بھر

دردِ پیہم ہوئی ہے یہ شب ہجر کی
روشنی بن کے آئی نہ کوئی خوشی
دم بدم بس گزرتی رہی زندگی
گاہ جلتی ہوئی گاہ بجھتی ہوئی
شمعِ غم جھلملاتی رہی رات بھر

خوشنما تھا نگاہوں میں رنگِ چمن
کوئی آنکھوں میں پھرتا رہا سیمتن
رقص دھڑکن پہ کرتی رہی نسترن
کوئی خوشبو بدلتی رہی پیرہن
کوئی تصویر گاتی رہی رات بھر

ہم تو بیٹھے تھے آکر یہاں دن ڈھلے
کھو گئے یادِ جاناں سے ملکر گلے
کیا بتا کتنے آنکھوں سے آنسو ڈھلے
پھر صبا سایۂ شاخِ گل کے تلے
کوئی قصہ سناتی رہی رات بھر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راہ تکتے ہوئے تھک گئی رہگزر
اب ہوا بھی نہیں قاصدِ معتبر
ساری دنیا میں کر دے جو اسکی خبر
جو نہ آیا اسے کوئی زنجیرِ در
ہر صدا پر بلاتی رہی رات بھر

ایک احساس آنکھوں کو چھلتا رہا
ایک ارمان پہلو بدلتا رہا
نا اُمیدی کا دریا اُبلتا رہا
ایک اُمید سے دل بہلتا رہا
اِک تمنا ستاتی رہی رات بھر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

○

کیوں ہے نظر میں تیرگی؟ سنتے ہیں شب تو ڈھل گئی
اب بھی سکونِ دل نہیں، اب تو ہوا بدل گئی
عہدِ وصالِ یار وہ کل کی تھی بات کل گئی
شامِ فراق اب نہ پوچھ آئی اور آ کے ٹل گئی
دل تھا کہ پھر بہل گیا، جاں تھی کہ پھر سنبھل گئی

کیسی تھی تیری آرزو؟ دل سے اُبل اُبل گئی
دل کو منا لیا مگر یاد تری مچل گئی
حسرتِ دید بھی تری رہ میں ٹہل ٹہل گئی
بزمِ خیال میں ترے حُسن کی شمع جل گئی
درد کا چاند بجھ گیا، ہجر کی رات ڈھل گئی

شعلۂ عشق جل اُٹھا، آتشِ دل دہک اُٹھی
تیرا خیال آ گیا، ساری فضا چہک اُٹھی
صحنِ چمن میں ہر طرف بادِ صبا لہک اُٹھی
جب تجھے یاد کر لیا، صبح مہک مہک اُٹھی
جب ترا غم جگا لیا، رات مچل مچل گئی

اب تو کریں گے حالِ دل اُن پہ بھی انکشاف ہم
اب نہ رکھیں گے درمیاں کوئی بھی اختلاف ہم
اُن کا قصور تھا مگر اُن کو رکھیں معاف ہم
دل سے تو ہر معاملہ کر کے چلے تھے صاف ہم
کہنے میں اُن کے سامنے بات بدل بدل گئی

آمدِ نو بہار اور موسمِ گُل وہ کیا ہوئے
شاخِ چمن کے پیرہن برگ و ثمر ہوا ہوئے
رنگِ شفق کے منتظر خوابِ سحر فنا ہوئے
آخرِ شب کے ہمسفر فیضؔ نہ جانے کیا ہوئے
رہ گئی کس جگہ صبا؟ صبح کدھر نکل گئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رُباعیاں

□

غزلوں میں یہ کمال کہاں سے لاؤں
تجھ جیسے خدّ و خال کہاں سے لاؤں
خیّام کی رُباعی بھی تجھ سے کمتر
اِن جلووں کی مثال کہاں سے لاؤں

□

اُس کے سوا خیال کروں بھی کیوں کر
اُس بُت سے پھر سوال کروں بھی کیوں کر
آنکھوں میں ہے وہ میری، مرے دل میں ہے
اُس سے بیانِ حال کروں بھی کیوں کر

□

ہو کر جدا ملال کرے تو کر لے
اب اور بھی بد حال کرے تو کر لے
قدموں میں تیرے رکھ دیا ہے دل میں نے
اِس گل کو پائیمال کرے تو کر لے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چاہیں جہاں سکون کی وہ ٹھور بتا
کب تک سہیں تنہائیوں کا شور بتا
دل کو نہ قرار آئے کہیں تیرے بغیر
اب خود سے کریں کتنے فریب اور بتا

دولت ہے اُس کی جس نے تجارت کی ہے
لوگوں کو لوٹا اور سیاست کی ہے
یہ حالِ مضطرب ہے ترا بخت یقیں
کمبخت! تو نے صرف محبّت کی ہے

سوچا تو ذہن میں کئی خواب آئے یقیں
دیکھا تو بس نظر میں سراب آئے یقیں
یوں تو حیات گوہرِ نایاب لگی
چاہا تو ہاتھ صرف حباب آئے یقیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قطعات

○

رہے تا شہر ترا حسن تری شان جواں
تیرا ہر خواب، ترا دل، ترے ارمان جواں
پیار کے پھول کھلیں، مہکیں ترے آنگن میں
تو سدا شاد رہے اور تری پہچان جواں

○

مرے حبیب قریب آؤ دل کے اتنے قریب
کہ اور رشتے کے سبب درمیاں جگہ نہ رہے
دل و دماغ پہ چھا جاؤ اس طرح کہ یقین
خیال دنیا کا آئے نہ ذکرِ غیر چلے

○

مل بیٹھ کے آپس میں کوئی راہ نکالیں
ٹوٹے ہوئے رشتوں کو بکھرنے سے بچالیں
دیوار تعصب کی اگر گر نہ سکے تو
بہتر ہے یقیں اس میں کوئی دوار بنالیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

○

حال اُس کا پوچھ کر اپنا سُناؤ تو سہی
وہ گلے لگ جائے گا تم پاس جاؤ تو سہی
وادیاں بھی گنگنائیں گی تمہارے ساتھ ساتھ
پریم کی بھاشا میں کوئی گیت گاؤ تو سہی

○

سُلگتے ہیں یہاں احساس اور افکار جلتے ہیں
غرض یہ تلخیٔ حالات میں فنکار جلتے ہیں
یقیں اچھا ہے کچھ تو روشنی یوں شہر میں ہوگی
ترے اشعار سے جلنے دے گرچہ یار جلتے ہیں

○

غضب ہے! تو ستم سہہ کر ہمیشہ چپ رہا بھی ہے
ترا خاموش رہنا ہی ستمگر کی رضا بھی ہے
تری آنکھوں میں یہ بیچارگی اچھّی نہیں لگتی
ترے ہی بازوؤں میں قوّت ہے انتہا بھی ہے
ہمالا سر جھکا دیگا اگر تیرے قدم اُٹھّے
سُنا ہے تیری راہوں سے سمندر خود ہٹا بھی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

رات دن کے یہ دھوکے نہیں چاہئیں
خوبصورت مکھوٹے نہیں چاہئیں
دل تو روئے مگر مسکرانا پڑے
زندگی ایسے لمحے نہیں چاہئیں

○

کبھی حالات کے مدِّ نظر
کبھی جذبات کے زیرِ اثر
کبھی دل کو لہو ہم نے کیا
کبھی خوں کر لیا اپنا جگر

○

بیتی ہر بات یاد آئے گی
حلق میں گر شراب جائے گی
مجھ کو رہنے دو ہوش میں یارو!
ورنہ پھر بے خودی ستائے گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تعارف

نام	:	پُرشوتم سوَرن کار
قلمی نام	:	پرشوتم یقین
والدین	:	جناب شنکر لال سورن کار محترمہ کلاوتی دیوی
تاریخ پیدائش	:	۲۱/ جون ۱۹۵۷ء
جائے پیدائش	:	گڈھی باندوا، ضلع قرولی، راجستھان
تعلیم	:	بی۔ ایس سی، آیوروید رتن، ساہتیہ رتن
پیشہ	:	فوٹو گرافی
مطبوعات	:	"ہم چلے کچھ اور چلتے..." (غزلیات ۱۹۹۴ء) "جھوٹ بولونگا نہیں" (غزلیات ۱۹۹۶ء)
اعزاز	:	مدر انڈیا اکادمی آف لرننگ کوٹہ۔ (۱۹۹۹ء)
مصروفیات	:	بیس سالہ شعری سفر کے دوران کتب بینی کے علاوہ شہر کی فعال تنظیموں سے وابستگی، ہندی/ اردو کی نمائندہ ادبی تنظیم "رو کلب" میں سیکریٹری کے عہدے پر مسلسل فرائض کی ادائگی۔ اردو/ ہندی اور راجستھانی زبانوں کے معیاری رسائل میں تخلیقات کی کثرت سے اشاعت۔ موسیقی اور اداکاری میں خاص دلچسپی۔
خط وکتابت کا پتا	:	چنبل اسٹوڈیو، دادا باڑی، کوٹہ۔ ۳۲۴۰۰۹
مستقل پتا	:	۴۔ اے۔ ۳۷، مہاویر نگر، ایکسٹینشن کوٹہ۔ ۳۲۴۰۰۹ (راجستھان)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri